REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

REGD. NO. P/GDP — 3.

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۸

شمارہ ۲

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان- ۸ر صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جلسہ سالانہ ربوہ کے بعد تشریف لانے والے مہمانوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ "حضور کو انفلوئنزا کی تکلیف ہوگئی ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ر صلح (جنوری)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تاحال ربوہ کے سفر پر ہیں۔ احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر وحضر میں حافظ وناصر رہے اور صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کوکب کی رخصتی سے فراغت کے بعد بخیریت واپس لائے۔ آمین۔

مقامی طور پر بفضلہ درویشانِ کرام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۱ر صفر ۱۳۹۹ ہجری | ۱۱ر صلح ۱۳۵۸ ہش | ۱۱ر جنوری ۱۹۷۹ء

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطابات کا ملخص

اور

دیگر ایمان افروز کوائف

جلسہ سالانہ ربوہ کے معاً بعد غیر ملکی مہمانوں کی قادیان میں آمد کے نتیجہ میں جلسہ سالانہ ربوہ کے جو ایمان افروز کوائف ہمیں موصول ہوئے وہ اخبار بدر کی اولین اشاعت (مجریہ ۴ر۱/۷۹) کے ذریعہ قارئین کرام تک پہنچائے جاچکے ہیں — اب جبکہ اخبار الفضل کے پرچے ہمیں موصول ہو چکے ہیں، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی و اختتامی خطاب اور روح پرور علمی تقریر کے جو خلاصے اور دیگر ایمان افروز کوائف ان میں شائع ہوئے ہیں، ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جارہے ہیں ——— (ادارہ بدر)

اللہ تعالیٰ کی جس قدر بھی حمد وثنا کی جائے وہ کم ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کے چھیاسیویں جلسہ سالانہ کو ہر اعتبار سے غیر معمولی طور پر بہت کامیاب اور خیر وبرکت کا مورد بنایا ہمارا یہ مقدس وبابرکت جلسہ سالانہ جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتوں اور اس کے وعدوں کے پورا ہونے کا ایک عظیم نشان ہے ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۸ء (بروز منگل) مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں شروع ہوا اور تین دن تک جاری رہنے کے بعد ۲۸ر دسمبر (بروز جمعرات) کی شام کو بے شمار الٰہی برکتوں اور فضلوں کو سمیٹتے ہوئے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ امسال اس للّٰہی جلسہ میں شامل ہونے والے اسلام اور احمدیت کی شمع کے پروانوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ڈیڑھ لاکھ سے کہیں زیادہ رہی۔ محتاط اندازہ کے مطابق جلسہ میں قریباً ایک لاکھ ستر ہزار افراد شریک ہوئے۔ کھانے کی پرچی کے لحاظ سے بھی گذشتہ سال کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد میں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیس ہزار کا اضافہ ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس جلسہ میں امسال اسلام اور احمدیت کے قریباً ایک لاکھ ستر ہزار ان پروانوں نے شریک ہونے کی سعادت حاصل کی جو نہ صرف پاکستان کے کونے کونے سے بلکہ دنیا بھر کے مختلف ممالک اور علاقوں سے ہزاروں میلوں کا سفر طے کرکے اپنے مرکز میں جمع ہوئے۔ ان کے لئے یہ بابرکت جلسہ اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے، ذہنوں کو جلاء بخشنے، معرفت کو ترقی دینے اور غلبۂ اسلام کی عظیم آسمانی مہم میں شرکت کرنے کے لئے انہیں نئے عزم اور جذبہ سے ہمکنار کرنے کا موجب بنا۔

بیرونی ممالک سے تشریف لانیوالے احباب

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ مشرق ومغرب کے بیشتر علاقوں اور ممالک کی احمدی جماعتوں کے نمائندہ وفود اور احباب کو اپنے اس مقدس جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ جن ممالک کے وفود اور احباب دفتر وکالت تبشیر کو اطلاع دے کر تشریف لائے ان میں امریکن نومسلم احمدیوں کا وفد ۲۸ افراد پر مشتمل ہے جن میں ۱۴ احمدی بہنیں بھی شامل ہیں۔ انڈونیشین احمدیوں کے وفد میں ۲۱ افراد شامل ہیں جن میں ۱۳ خواتین ہیں۔ جزیرہ مارشس سے ۱۵ احمدی افراد تشریف لائے۔ جن میں ۶ خواتین شامل ہیں۔ غانا (مغربی افریقہ) سے ۱۱ افریقن افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ نائجیریا سے ۹ افراد پر مشتمل وفد آیا۔ انگلستان سے تو کثرت کے ساتھ احباب جماعت تشریف لائے جن میں انگریز احمدی مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ بھی شامل ہیں جو مع اہل وعیال جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ مغربی جرمنی۔ سرینام۔ ٹرینیڈاڈ۔ ملائیشیا۔ ہالینڈ۔ زیمبیا۔ سپین۔ جاپان۔ سیرالیون۔ سنگاپور۔ مشرقی افریقہ کے مختلف ممالک سری لنکا۔ بنگلہ دیش اور انڈیا سے بھی بہت سے احباب جلسہ میں شریک ہونے کی غرض سے مرکزِ سلسلہ ربوہ میں تشریف لائے۔ غرضیکہ دنیا کے قریباً ہر خطہ کے احباب جماعت نے جوق درجوق اپنے اس جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اور اس طرح ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کی وہ بشارتیں پوری ہوئیں جو اُس نے مسیح محمدی ومہدی موعود علیہ السلام کو دی تھیں۔ اور جن میں دنیا کے دور دراز علاقوں سے بکثرت لوگوں کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا ——— الحمد للہ۔

جلسہ کے پہلے روز یعنی ۲۶ر دسمبر کو پونے گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس جلسہ گاہ میں تشریف لاکر ایک نہایت بصیرت افروز اور روح پرور خطاب اور پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ جس میں حضور نے غلبۂ اسلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بشارات اور اس کے وعدوں کے پورا ہونے کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو اور بالخصوص اس کی آنے والی نئی نسلوں کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور ایمان افروز خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بجکر ۴۱ منٹ پر بذریعہ کار جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جونہی حضور سٹیج پر رونق افروز ہوئے، پوری جلسہ گاہ اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا، اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد

(باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپواکر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱؍صلح ۱۳۵۸ہش

جلسہ سالانہ کے لئے حضرت امام ہمام کا رُوح پرور پیغام!
اور
احبابِ جماعت کی ذمّہ داریاں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی توفیق کی بدولت جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ قادیان اور ربوہ (دونوں) مراکزِ سلسلہ میں ہر سال پوری شان اور پُورے اہتمام کے ساتھ منعقد کیا جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ السلام نے اس میں شرکت کرنے والوں کے لئے جو قبل از وقت بہت سی بشارتیں دی ہیں۔ وہ احبابِ جماعت وقتاً فوقتاً ملاحظہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی آنکھوں سے اُن بشارتوں کو پُورا ہوتے ہوئے دیکھتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والوں پر اپنا بے شمار فضل اور رحم نازل فرمائے۔ اور اُن کے ایمان و اخلاص میں مزید برکت عطا کرکے اُن کو ہر سال سالانہ جلسہ پر تشریف لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن بشارتوں اور دُعاؤں کے حقدار بن سکیں۔ جو آپ نے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والوں کے لئے فرمائی تھیں۔

آج کی اِس مجلس میں ہم مختصر رنگ میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء کے لئے اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور پیغام کی روشنی میں احبابِ جماعت سے چندایک گزارشات کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے پیغام میں فرماتے ہیں کہ

"اِس وقت مَیں آپ کی توجّہ دو تین اُمور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ قرآن کریم کی آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات، بزرگانِ اُمّت کے کشوف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرنے سے ہم اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جماعتِ احمدیّہ کی زندگی کی دُوسری صدی (جو اَب سے دس گیارہ سال بعد شروع ہونے والی ہے) انشاء اللہ تعالیٰ دُنیا بھر میں غلبۂ اِسلام کی صدی ہوگی۔ اِس صدی کا استقبال کرنے کے لئے ہماری جماعت پر چند ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جنھیں کِسی حد تک پُورا کرنے کے لئے مَیں نے صدسالہ جوبلی کے منصُوبے کا اعلان کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ اس کے ذریعہ ہم نے ہر مُلک میں مساجد اور مِشن ہاؤس قائم کرنے اور قرآن مجید کے تراجم کو دُنیا بھر میں پھیلانا ہے۔ ہر مُلک کی سعید رُوحیں ہم سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ ہم ان کے سامنے اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کریں۔ اور تراجم قرآن کریم اُن کے لئے مہیّا کریں۔ جب ہم علیٰ وجہ البصیرت اِس ایمان پر قائم ہیں کہ ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارے میں ہر ممکن کوشش کریں۔ اور قُربانی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ہماری کوشش میں جو کمی رہ جائے گی وُہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پوری کردے گا۔

یہ بھی یاد رہے کہ غلبۂ اسلام کی مہم کو چلانا کِسی ایک نسل کا کام نہیں۔ اس کے لئے ہمیں نسلاً بعد نسلٍ قُربانی دینی ہوگی۔ اور یہ کام سرانجام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ ہم اِس کے لئے پُوری توجہ سے اپنی اولادوں کی دینی تعلیم و تربیت کا انتظام نہ کریں ہمیں خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا اور اس کے مطالب و معارف سے آگاہی حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اہل وعیال میں بھی اس کا ذوق پیدا کرنا چاہئیے۔ روزانہ تلاوت باترجمہ کی جائے اور گھروں میں درس کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب وہ رُوحانی خزانے ہیں جن میں قیامت تک کی ضرورتوں کی تفصیل یا اجمالی تفسیر موجود ہے۔ جن سے ہمیں نورِ فراست اور ہماری عقلوں کو جِلاء ملتی ہے۔ اِس لئے مَیں کہتا ہوں کہ احباب اِن رُوحانی خزائن کو پڑھتے رہا کریں۔ اِس طرف دوستوں کی اتنی توجّہ نہیں جتنی ہونی چاہیئے۔ جس قدر ہم اِن کتب کا مطالعہ کریں گے اُسی قدر ہماری معرفت اور رُوحانیت ترقی کرے گی"

(ہفت روزہ بدر قادیان ۲۸؍دسمبر ۱۹۷۸ء صـ۲)

حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کا احبابِ جماعت کے نام رُوح پرور پیغام جس کا کچھ حصّہ ہم نے اُوپر درج کیا ہے، ہم سے اِس امر کا تقاضا کر رہا ہے کہ اِسے بار بار پڑھا جائے یہاں تک کہ اپنے ذہنوں میں مستحضر کر لیا جائے۔ اس میں پہلی بات جو حضور ایدہٗ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ

(۱) جماعتِ احمدیہ کی زندگی کی دُوسری صدی جو انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی، کا شایانِ شان طور پر استقبال کرنے کے لئے حضُور نے احبابِ جماعت کے سامنے صد سالہ جوبلی کا عظیم منصوبہ پیش فرمایا ہے۔ (اس کی تفصیل اِس سے قبل احبابِ جماعت کے علم میں آچکی ہے۔) احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ حضورؑ ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت ارشاد کی روشنی میں اِس عظیم الشان نتائج کی حامل تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لیں۔ اور جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہ جائے جس نے اِس میں حصّہ نہ لیا ہو۔ اور غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور جتنی زیادہ سے زیادہ قُربانی ممکن ہو وُہ کی جائے تاکہ ہماری اِن حقیر کوشِشوں کے سبب اسلام ساری دُنیا میں غالب آجائے۔ پس احبابِ جماعت اِس امر کی طرف خصوصی توجّہ فرمائیں اور صدسالہ جوبلی منصُوبہ کی بابرکت تحریک میں اپنا زیادہ سے زیادہ حصّہ ڈال کر زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(۲) دُوسری بات جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں بیان فرمائی ہے وہ جماعتِ احمدیہ کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ حضور نے فرمایا ہے کہ غلبۂ اسلام کی مُہم کو چلانا کِسی ایک نسل کا کام نہیں۔ اس کے لئے نسل در نسل قُربانی پیش کرنی ہوگی۔ اور یہ عظیم قُربانی اُسی صورت میں ممکن ہوسکتی ہے جبکہ اپنی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف پورے طور پر توجّہ دی جائے۔ آج جبکہ ۱۹۷۹ء کا سال بچّوں کا سال منایا جا رہا ہے اِس سلسلہ میں مختلف دُنیاوی تقریبات منعقد کی جا رہی ہیں، احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وُہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے رُوح پرور پیغام کی روشنی میں بچّوں کا سال اِس رنگ میں بھی منائیں کہ اُن کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجّہ دیں۔ اور اِس سال کوئی بچّہ ایسا نہ رہ جائے جو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ جانتا ہو۔ اور جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں وہ اس کے ترجمہ اور تفسیر سے آگاہی حاصل کرنے کا ذوق پیدا کریں۔ کیونکہ غلبۂ اسلام کی عظیم مُہم کو آگے بڑھانے اور اِس سلسلے میں قُربانیاں پیش کرنے کی ذمّہ داری اگلی نسل پر پڑنے والی ہے۔ اور ایسا نہ ہو کہ جب ذمّہ داری نبھانے کا وقت آئے تو وُہ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ اور اس صورت میں وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان منصُوبہ کو آگے بڑھانے کی بجائے پیچھے لے جانے والے ہوں۔ لہٰذا احبابِ جماعت کو اس طرف خصوصی توجّہ دینی چاہیئے۔ اور جیسے بھی ممکن ہو اپنی اَولادوں کی دینی تعلیم اور تربیت کا اہتمام کرنا چاہیئے!!

(۳) تیسری اہم بات جس کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو خصوصی توجّہ دلائی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب کا مطالعہ کرنا ہے کیونکہ حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب وُہ رُوحانی خزانے ہیں جن میں قیامت تک کی ضرورتوں کی تفصیل یا اجمالی تفسیر موجود ہے۔ جن سے ہمیں نورِ فراست اور ہماری عقلوں کو جِلاء ملتی ہے ـــــــ!!

(آگے دیکھئے صـ۱۱ پر)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کے نعروں سے گونج اُٹھی۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے پر کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال اوّل) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم اُردو کلام میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ تلاوت و نظم کے بعد گیارہ بجے حضور نے نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا جس کا ملخّص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے احباب جماعت کو مخاطب کرکے اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہوئے فرمایا اے مہدی معہود اور مسیح محمدی علیہ السلام کے وجود کی وہ سرسبز شاخو! جو پھلوں سے لدی ہوئی ہو میں تم پر قربان!! اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اس کی تقدیر کی بے حد وحساب برکات میں سب سے زیادہ تمہارا حصّہ ہو! اللہ تعالیٰ تمہارے اموال میں اور تمہارے نفوس میں برکت دے۔ تمہاری زبانوں میں غیر معمولی تاثیر پیدا کرے اور تمہارے جذبۂ ایثار کو بڑھاتے ہوئے تمہاری اس خواہش اور تمنا کو پورا کرے کہ تم خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے دُنیا کے دلوں کو جیتنے میں کامیاب ہو جاؤ! حضور نے فرمایا ہمارا یہ جلسہ کوئی دُنیوی میلہ نہیں ہے یہ وہ جلسہ ہے جس کی بنیاد حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے ہاتھ سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے رکھی تھی۔ اس جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا اور اس کے رسولؐ کی باتیں سُنیں۔ انہیں سمجھنے کی اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی زندگیوں کو ایسے رنگ میں ڈھالیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلنے والے بن جائیں اور اس طرح خُدا کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جو احمدی اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں خواہ وہ باہر سے آئیں یا ربوہ کے مکین ہوں ان پر بڑی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان میں سے ہر فرد کی زندگی اور اس زندگی کا ہر پہلو اُسوۂ نبویؐ کے مطابق ہونا چاہیئے۔ انفرادی زندگی کی طرح ان کی اجتماعی زندگی بھی خالص اسلامی رنگ کی ہونی چاہیئے۔ دینِ اسلام زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ساری زمین کو میرے لئے مسجد بنایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ جن برکات کو اپنی اپنی عبادت گاہوں میں جاکر حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ برکات ایک مسلمان زمین کے ہر حصّہ اور ہر جگہ میں حاصل کر سکتا ہے۔ پس یہ جلسہ گاہ بھی برکتوں سے معمور ہے۔ ان برکتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں تقاریر کو غور سے سُنیں۔ اگر کوئی تقریر کے دوران بولے اور گفتگو کرے تو اسے سمجھائیں کہ خاموشی کے ساتھ تقاریر کو سُننا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا یہ جلسہ دین کی باتیں سُننے سمجھنے اور پھر ان پر عمل کرنے کے لئے ہی منعقد کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہمارا یہ ربوہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے ویسے تو سینکڑوں کی تعداد میں یہاں وہ لوگ بھی رہتے ہیں جن کا ہماری جماعت سے تعلق نہیں ہے لیکن چونکہ یہ ہمارا مرکز ہے اس لئے ہم اسے اپنا قصبہ کہہ دیتے ہیں۔ ہمارے اس قصبہ نے بھی خدا کے بڑے نشان دیکھے ہیں۔ جلسہ کے موقع پر اس قصبہ کے مکانات ہزاروں ہزار مہمانوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتے ہیں۔ ہمارا مرکز بننے سے قبل یہ علاقہ ایسا تھا کہ لوگ شام کے وقت اس میں سے اس لئے نہیں گزرنا پسند کرتے تھے کہ اس میں سانپ بھیڑیئے اور ڈاکو ہوتے تھے لیکن اب اس علاقہ میں اتنا بڑا انقلاب بپا ہو گیا ہے کہ جہاں پہلے اس میں خلقِ خدا کو دُکھ دینے والے بستے تھے وہاں اب اس میں وہ لوگ بستے ہیں جو پیار اور محبت کے ساتھ ساری دُنیا کے قلوب کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جیتنے کے لئے کوشاں ہیں اور سب کی خدمت پر آمادہ ہیں۔ حضور نے فرمایا پس یاد رکھو کہ یہ جگہ اب بڑی برکتوں والی بن گئی ہے کیونکہ یہ اس جماعت کا مرکز ہے جسے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ پیار کرنے والے آپؐ کے ایک خادم اور روحانی بیٹے نے قائم کیا ہے اس جماعت کی ایک ہی تڑپ اور تمنّا ہے اور وہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نور سے منوّر ہو کر ساری دنیا کو روشن کر دیا جائے۔ اور پیار و محبت کے اور خدمت کے بے لوث جذبہ کے ساتھ اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اس میں میری یا آپ کی کوئی خوبی نہیں ہے یہ سب کچھ تو خدا کے ایک منصوبہ کے ماتحت ہو رہا ہے جو انشاء اللہ ضرور اپنے وقت پر پورا ہو کر رہے گا۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنوری ۱۹۰۰ء میں اپنے رب کے حضور ایک دُعا کی اور فرمایا اے میرے ربّ میں نے تیرے نشانوں کو دیکھا اور تیرے منشاء کے مطابق نیکوکاروں کی ایک جماعت قائم کی لیکن دنیا کی اکثریت مجھے جھوٹا تصوّر کرتی ہے۔ اے خدا اگر تیری نگاہ میں بھی میں مقہور ہوں تو تُو مجھے ہلاک کر دے اور اگر تو نے ہی مجھے بھیجا ہے اور یہی سچ ہے کہ تو نے خود مجھے کھڑا کیا ہے تو پھر تین سال کے اندر اندر کوئی ایسا نشان دکھا جس میں کسی انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہ ہو (تریاق القلوب)

حضور نے فرمایا تین سال کا یہ عرصہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۲ء تک بنتا ہے اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک نشان نہیں بلکہ لگاتار اور مسلسل ایسے نشان پر نشان دکھلائے جن کے پورا ہونے میں کسی انسانی ہاتھ کا ہرگز دخل نہیں تھا۔ اس عرصہ میں جو نشان ظاہر ہوئے وہ تذکرہ کے کم و بیش ۱۳۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ (احباب کو ضرور ان نشانات کا مطالعہ کرنا چاہیئے) اس عرصہ میں جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گُنے زیادہ ہو گئی۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جب تک اس کی بیان فرمودہ سب بشارتیں پوری نہیں ہو جاتیں وہ نشان پر نشان دکھلاتا چلا جائے گا۔ یہ نشان آج بھی پورے ہو رہے ہیں۔ گذشتہ ۸۷ سال کے عرصہ میں جماعت کی تعداد خدا کے فضل سے ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ اور ہمارے اندازے کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی جبکہ ساری دنیا پر اسلام غالب آجائے گا اور کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم سب اس امر کے قائل ہو جائیں گے کہ واقع میں یہ جماعت اسلام کی خدمت کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور اس نے ساری دنیا کے قلوب کو خدا اور اس کے رسولؐ کے قدموں میں لا ڈالا ہے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نشانات اور جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہماری جماعت میں نئی آنے والی نسلوں کے کندھوں پر ذمہ داریوں کے بوجھ میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے ہماری نئی نسلوں کو بہت بہت دُعائیں کرنی چاہئیں اور مسلسل کوشش کرنی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے اور جماعت کی ترقی کی رفتار میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔

پس اپنے مقام کو سمجھو اپنی ذمّہ داریوں کو محسوس کرو اور پھر ان کی اہمیت و عظمت کے مطابق انہیں ادا کرنے کی کوشش کرو۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ آؤ اب مل کر دُعا کریں کہ اے ہمارے خدا! تُو نے جس غرض اور جس مقصد سے مسیح موعودؑ کو ظاہر کیا وہ پوری ہو۔ ہماری نئی نسلوں پر جو بوجھ پڑنے والا ہے تو ہم سے بڑھ کر انہیں اس بوجھ کو اُٹھانے اور خلوص نیّت کے ساتھ اپنی ذمّہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق دے، ان کے صحنِ سینہ میں کبھی شرک کا کوئی شائبہ تک نہ ہو وہ خالص توحید کو اپنے سینوں میں، اپنی روحوں میں اور اپنی زندگیوں میں قائم کرنے والے ہوں۔ وہ توحید خالص کے سوا دنیا کی ہر چیز کو ایک مرا ہوا کیڑا سمجھیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے پیار کرے اور غلبۂ اسلام کے بارہ میں ان کی اور ہم سب کی خواہش اور تمنا کو پورا کرے اور آنے والی صدی واقعی غلبۂ اسلام کی صدی ہو جبکہ ساری دُنیا کے دل ہم خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے پیار و محبت کے ساتھ جیتنے میں کامیاب ہو جائیں۔ ہمیں بلا امتیاز ساری دنیا کی بہتری اور بھلائی کے لئے بھی دُعائیں کرنی چاہئیں جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور دنیا کی اصلاح کے لئے کوشاں ہیں

ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب ختم ہوا جس کے بعد حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا اور پھر نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان حضور بذریعہ کار واپس تشریف لے گئے۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں پروگرام کے مطابق کارروائی جاری رہی۔

دوسرے روز کے خطاب کا ملخص

غلبۂ اسلام کیلئے جماعت احمدیہ کی مساعی اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ایمان افروز تذکرہ!

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں جو کہ پونے دو بجے بعد دوپہر شروع ہوا، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بصیرت افروز اور روح پرور خطاب فرمایا جس میں حضور نے غلبۂ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی اس سال کی مساعی اور جدّ وجہد کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ان غیر معمولی تائید و نصرت اور

اس کے فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا جو ہماری حقیر مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے جماعت پر نازل فرمائے۔ اور جن کے نتیجہ میں دنیا کے مختلف ممالک میں نہایت خوشکن اثرات ظاہر ہوئے چنانچہ ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ کی سٹیج پر تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ احباب نے جو جلسہ گاہ اور اس کے ملحقہ میدانوں میں دُور دُور تک پھیلے ہوئے تھے، حضور کی اقتداء میں یہ نمازیں ادا فرمائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت خاتم النبیین زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پُرجوش نعروں کے درمیان دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ محترم مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی جس کے بعد محترم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شیریں کلام میں سے منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے پھر مکرم ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ لاہور نے اپنی ایک نظم کے دو بند زیر عنوان "ہم خاک ....ں" پڑھ کر سنائے۔ جس کے دوران ....ین جلسہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرکے ... دیتے رہے۔ تلاوت اور نظموں کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۸ء کی کارکردگی کی بناء پر خدام الاحمدیہ ربوہ کو اوّل آنے پر اپنے دست مبارک سے خلافت جوبلی علم انعامی عطا فرمایا اور دوم اور سوم آنے پر خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد اور خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں اور مجالس انصار اللہ میں سے مجلس ناظم آباد کراچی کو اوّل آنے پر علم انعامی عطا فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو بج کر پچاس منٹ پر تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ اپنے بصیرت افروز خطاب کا آغاز فرمایا جو کہ پونے پانچ بجے شام تک مسلسل جاری رہا۔ اس خطاب میں حضور نے سب سے پہلے اُس مادی امداد کا ذکر فرمایا جو کہ مرکز سلسلہ ربوہ میں رہنے والے مرکزی اداروں کے کارکنوں کو اور دیگر مستحق افراد کو گندم اور نقدی کی صورت میں دی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو استعدادیں انسان کو عطا کی ہیں اُن کی کامل نشوونما کے لئے جن ذرائع کی ضرورت ہے انہیں اختیار کیا جانا چاہیئے۔ چنانچہ جہاں تک جسمانی ضرورت کا تعلق ہے مرکز سلسلہ میں رہنے والے ان تمام کارکنوں کو جو مرکزی اداروں میں کام کرتے ہیں ہم اپنی محدود طاقت کے مطابق مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ سال بھر کی گندم کی ضرورت کا اندازہ لگا کر ہم اس ضرورت کا نصف حصہ مفت کارکنوں کو مہیا کرتے ہیں اور بقیہ ضرورت کے لئے انہیں قرض کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ علاوہ ازیں موسم سرما کی ضروریات کے لئے فی کس ۷۵ روپے کی رقم یکمشت بھی دیدیتے ہیں۔ تاہم ہمیں یہ احساس ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے اس دَور میں یہ مدد بہت ہی ناکافی ہے۔ بہرحال ہم اپنی استطاعت کے مطابق نہ صرف سلسلہ کے کارکنوں کی بلکہ دیگر مستحقین کی بھی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے جماعت کے اخبارات و رسائل خریدنے کی تحریک فرمائی۔ اور اس ضمن میں روزنامہ الفضل، خالد، تشحیذ الاذہان، مصباح، ماہنامہ تحریک جدید اور ماہنامہ انصار اللہ اور مکرم جناب ثاقب زیروی کے ذاتی اخبار ہفت روزہ لاہور کا ذکر فرمایا۔ پھر حضور نے دوران سال جماعت کے مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہونے والی متعدد کتب کا ذکر کرکے انہیں خریدنے کی تحریک فرمائی۔ بیرونی جماعتوں کی طرف سے جو اخبارات و رسائل اور کتب شائع ہوئی ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا۔ پھر حضور نے مساجد کا ذکر کیا اور بتایا کہ امسال غانا، انڈونیشیا، مشرقی افریقہ اور فجی میں جو نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں ان کی تعداد ۲۵ ہے ان میں سے ۱۵ مساجد صرف غانا میں نئی تعمیر ہوئی ہیں چنانچہ اب صرف غانا میں احمدیہ مساجد کی تعداد دو صد تک پہنچ چکی ہے۔ سیرالیون اور سری لنکا میں بھی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ کنیڈا میں ایک وسیع قطعہ زمین مسجد کے لئے حاصل کرلیا گیا ہے۔

حضور نے تراجم قرآن پاک کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ افریقہ میں سواحیلی اور یوروبا زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم شائع ہوئے۔ اور بہت مقبول ہوئے۔ انڈونیشین زبان میں بھی قرآن کریم کے چند پاروں کا ترجمہ چھپ چکا ہے۔ نائیجیریا میں ہاؤسا زبان میں ترجمہ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ وہاں پر ہر سال قرآن مجید کی جو نمائش منعقد ہوتی ہے وہ بھی خدا کے فضل سے بڑی کامیاب رہتی ہے۔ سال کے دوران مختلف ممالک کی متعدد سعید الفطرت رُوحوں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی، الحمدللہ!

حضور نے نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم، فضل عمر فاؤنڈیشن، تعلیم القرآن، وقف عارضی کے تحت ہونے والے کام کا بھی تذکرہ فرمایا اور پھر وقف جدید انجمن احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے ذریعہ ہندوؤں اور بُت پرستوں میں تبلیغ اسلام کا بڑا اچھا کام ہو رہا ہے سینکڑوں لوگ اسلام قبول کرچکے ہیں اور ہزاروں غیر مسلم اسلام کی تحقیق میں مشغول ہیں۔

حضور نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر لندن میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ایک بڑا اہم واقعہ ہے جو سال کے دوران ہوا۔ عیسائی دنیا اپنے عقائد میں مگن سوئی پڑی تھی۔ ہماری اس کانفرنس نے اسے جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔ چنانچہ عیسائی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی انہوں نے ہماری تبادلہ خیالات کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کانفرنس کے نتیجہ میں یورپ کی ایک فرم کے اندازہ کے مطابق دُنیا کے چودہ کروڑ انسانوں تک ہماری آواز پہنچ گئی جبکہ جنوبی امریکہ اور بعض دیگر ممالک اس اندازہ میں شامل نہیں ہیں۔ صرف جاپان میں ہی ۷۶ خطوط یا مضامین اخبارات میں اس موضوع پر شائع ہوچکے ہیں۔ الغرض اس بارہ میں ہمارے مؤقف کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وسیع اشاعت ہوئی ہے اور اس مسئلہ میں ایک نئی زندگی پیدا ہوگئی ہے۔ ہم اپنی جدّوجہد کو جاری رکھیں گے اور چین نہ لیں گے جب تک کہ ساری دنیا میں توحید قائم نہ ہو جائے۔ اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع نہ ہو جائے۔ اگر ہم اپنی استطاعت کے مطابق کام کرتے چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ پھر اپنی شان کے مطابق اس میں برکت عطا فرمائے گا۔

حضور نے صد سالہ جوبلی کی مبارک تحریک کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس تحریک کی یہ برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گوٹن برگ (سویڈن) میں ہمیں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دی اس سال لندن میں جو بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی اور پھر حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے بارہ میں کانفرنس میں پڑھے جانے والے جو مقالہ جات کتابی صورت میں شائع ہوئے ان سب کے اخراجات اسی تحریک کے ذریعہ پورے کئے گئے ہیں۔

آخر میں حضور نے بتایا کہ ہم جس قمری ہجری صدی میں سے گذر رہے ہیں یعنی چودہویں صدی وہ عنقریب ختم ہونے والی ہے یہ بڑی اہم صدی ہے اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد عظیم انقلابی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں غلبۂ اسلام کے مسیح موعود کی بعثت کی عظیم پیشگوئی بھی اسی صدی میں پوری ہوئی ہے۔ میرے دل میں یہ تحریک ہوئی ہے کہ اس صدی کے آخری تین مہینے جماعت احمدیہ کے افراد خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر میں گزاریں جس کے بعد پندرہویں صدی کے آغاز پر انشاء اللہ تعالیٰ ہم ایک اور جشن منائیں گے۔ ہمیں یہ عہد کرلینا چاہیئے کہ ہم صدی کے ان آخری تین مہینوں کو ایسے رنگ میں گزاریں گے کہ ہماری زندگیاں زیادہ سے زیادہ اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق ہو جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے حمد و شکر کے جذبات کو قبولیت کا شرف عطا کرے اور ہماری کوئی کمزوری اس قبولیت میں روک نہ بن سکے۔ حضور نے فرمایا مَیں نے آج احمدی خواتین کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہیں بھی یہ نصیحت کی ہے کہ شیطان جن چور دروازوں سے داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے ہمیں انہیں بالکل بند کر دینا چاہیئے اور بدعادت سے پاک خالص اسلامی رنگ میں اپنی زندگیاں بسر کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صدی کے ان آخری تین مہینوں میں صحیح معنوں میں اس کی حمد و ثنا اور شکر کرنے کی توفیق دے اور پھر وہ اپنے فضل سے اُسے قبول بھی فرمائے۔ آمین۔

اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

۲۸ دسمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قصر خلافت سے بذریعہ کار ایک بجکر پچاس منٹ پر جلسہ گاہ کی سٹیج پر تشریف لائے حضور نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں جس کے بعد جلسہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ جونہی حضور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے، وسیع و عریض جلسہ گاہ کی پوری فضا اللہ اکبر، خاتم الانبیاء زندہ باد، اسلام زندہ باد، انسانیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اُٹھی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی بعد ازاں مکرم

انچارج چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو، فارسی اور عربی منظوم کلام میں سے منتخب ایمان افروز اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ پھر مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ لاہور نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح پر مشتمل اپنی ایک نظم کے چند اشعار اپنے مخصوص ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

تلاوت و نظم خوانی کے بعد دو بجکر پچاس منٹ پر نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب شروع ہوا جو کہ ساڑھے چار بجے تک جاری رہا۔ اس خطاب کے آغاز میں حضور نے فرمایا اس وقت میں اپنے پیارے احمدی بچوں اور نوجوانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ جب ہم آپ کی عمر کے تھے اور قادیان میں رہتے تھے تو ہمارے کانوں میں مہدی موعود و مسیح محمدی کی آخری زمانہ میں بعثت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتیں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بکثرت پڑتے رہتے تھے۔ وہ بڑا ہی پیارا زمانہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب کا حصار ہمیں حاصل تھا۔ وہ اکثر ہمیں بتاتے رہتے تھے کہ آخری زمانہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کیا پیشگوئیاں ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بشارتیں دی ہیں اور پھر کس طرح ان پیشگوئیوں کے مطابق غلبہ اسلام کے لئے مہدی موعود کا ظہور ہوا اور پیشگوئیوں میں بیان کردہ تمام علامات پوری ہو کر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتوں نے ان پیشگوئیوں کے سچا ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ یہ باتیں کثرت سے ہمارے کانوں میں پڑتی تھیں۔ باہر سے آنے والے بھی انہیں سنتے تھے اور پھر واپس جا کر اپنے اپنے ہاں انہیں دہراتے تھے۔

حضور نے فرمایا لیکن اب باوجود اس کے کہ جماعت اس زمانہ کی نسبت بہت ترقی کر چکی ہے، یہ باتیں جماعت کے بچوں اور نوجوانوں کے کانوں میں اُس زمانہ کی نسبت بہت کم پڑتی ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آج کی گفتگو میں یہ باتیں احمدی بچوں اور نوجوانوں کو بتاؤں اور سمجھاؤں تاکہ انہیں بھی علم ہو کہ اسلامی لٹریچر میں کس کثرت کے ساتھ آخری زمانہ میں مہدی موعود کے آنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی علامات بیان کی گئی ہیں اور پھر کس طرح یہ علامات پوری ہو کر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے انہیں سچا کر دکھایا اور مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کے سامان پیدا کئے۔

اس کے بعد حضور نے قدرے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ (۱) قرآن کریم میں آخری زمانہ میں آنے والے مسیح محمدی و مہدی موعود کا اور اس کے زمانہ کی علامات کا ذکر موجود ہے (۲) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں بھی بکثرت اس کے آنے کی بشارتیں دیں اور خاص طور پر اس کے ساتھ اپنے پیار کا اظہار فرمایا۔ (۳) اہل سنت کی کتب احادیث اور اہل تشیع کی کتب میں بھی کثرت کے ساتھ اس کا ذکر موجود ہے۔ (۴) مفسرین قرآن نے بھی کثرت سے اس کے آنے کا ذکر کیا۔ (۵) خلفائے راشدین، محدثین، متکلمین صوفیاء اور بزرگان امت نے بھی اپنی کتب میں اس کے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے اور اس کے ذریعہ غلبہ اسلام کی شہادت دی ہے۔ (۶) قرآن و احادیث میں اس کے آنے کی جو جو علامتیں بیان ہوئی تھیں وہ بھی سب اس آخری زمانہ میں پوری ہو گئیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے بھی یہ ثابت کر دیا کہ آنے والے موعود کو (جس کی دو مختلف قسم کی ذمہ داریوں کے لحاظ سے دو نام یعنی مسیح محمدی اور مہدی موعود رکھے گئے) اس زمانہ میں مبعوث ہونا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ مہدی موعود ہیں جن کے ذریعہ اسلام کی ترقی کے متعلق بشارتوں کا پورا ہونا مقدر تھا۔ حضور نے فرمایا ہم گواہ ہیں اس امر کے کہ یہ سب بشارتیں ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان بشارتوں کے پورا ہونے میں بھرپور حصہ لیں۔ اور خدا کی راہ میں بشاشت کے ساتھ قربانیاں کرتی چلی جائیں۔ اور ان کے ذریعہ ہمیشہ ہی بنی نوع انسان کی بہتری کے سامان مہیا ہوتے چلے جائیں۔ آمین:

اجتماعی دعا

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اب ہم دعا کے ساتھ اس جلسہ کو ختم کریں گے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب اور بابرکت رہا۔ احباب کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہوئے اور کئی نئی نئی جگہوں سے احباب تشریف لائے۔ خدا کرے ہم ہمیشہ ہی زمین سے اپنے خدا کی طرف بلند ہوتے رہیں اور یہ رفعت ہماری بھلائی اور ترقی کی بنیاد ہو۔ یہاں رہنے والے بھی اور باہر سے آنے والے بھی خدا تعالیٰ کی بے شمار برکتوں سے حصہ لیں۔ خدا کے فرشتے سفر و حضر میں آپ کے حافظ و ناصر ہوں۔ وہ دوست جن کے دلوں میں اس جلسہ میں شامل ہونے کی تڑپ تھی لیکن وہ اپنے بعض حالات کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے، خدا تعالیٰ ان کے قلوب کی سکینت کے بھی سامان پیدا کرے۔ میرے بچو اور نوجوانو! نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو اور ان میں سست ہو کر کبھی اپنے باپوں اور ماؤں کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنا کرو۔ خدا تعالیٰ ان قوموں کے لئے بھی بہتری کے سامان پیدا کرے جو تاریک براعظم کہلانے والے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کے نور سے منور ہو کر تاریخ میں تاریک کی بجائے یہ نورانی براعظم کہلائے گا۔

اللہ تعالیٰ صبح و شام اور دن اور رات ہماری جماعت کے سب چھوٹے بڑے مردوں اور عورتوں کی جھولیوں کو اپنی بے انتہا برکتوں سے بھر دے۔ انہیں شکر کے جذبات سے معمور سینے عطا کرے اور صحیح معنوں میں اسلام کا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور مہدی معہود علیہ السلام کا سچا رفیق بنائے اور اپنی سب نعمتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین:

اس کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور پھر جملہ احباب جماعت کو اپنے اپنے ہاں واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر اپنی دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور اس طرح پر جماعت احمدیہ کا چھیاسی واں جلسہ سالانہ نہایت خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

دیگر کوائف

شبینہ اجلاس

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر سال ایک شبینہ اجلاس بھی منعقد ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ امسال یہ اجلاس مسجد اقصیٰ میں مورخہ ۲۶ دسمبر کی شب کو محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے جمع قرآن کے موضوع پر اپنا مقالہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم محمد ابراہیم بیگ صاحب آفتہ کراچی نے اسلام میں انسانی حقوق کے زیر عنوان اپنا مضمون پڑھا۔ آخر میں جامعہ احمدیہ ربوہ کے ایک طالب علم مکرم مرزا عبد الصمد صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر کے موضوع پر تقریر کی۔

نماز تہجد اور درس القرآن

جلسہ کے مبارک ایام میں احباب جماعت بڑی کثرت کے ساتھ مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے رہے اور دعائیں کرتے رہے۔ حسب سابق امسال بھی مسجد مبارک میں نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ شدید سردی کے اس موسم میں بھی دور و نزدیک سے ہزاروں احباب روزانہ سحری کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لاتے رہے اور نماز تہجد میں شامل ہو کر بڑے سوز و گداز کے ساتھ اجتماعی دعائیں کرنے کی توفیق پاتے رہے۔ امسال مکرم قاری حافظ محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ روزانہ نماز تہجد پڑھاتے رہے۔

نماز فجر کے بعد روزانہ مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس ہوتا رہا۔ چنانچہ پہلے دن محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے۔ دوسرے دن محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اور تیسرے دن محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے یہ درس دیا۔

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

جلسہ سالانہ کا ایک مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مقرر فرمایا کہ

"جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا، اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی"

یہ غرض بھی حسب سابق امسال کے جلسہ میں پوری ہوئی۔ چنانچہ جلسہ کے دوسرے روز کے پہلے اور دوسرے اجلاس کے وقفہ میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی سے قبل محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ نے ان تمام موصی بھائیوں اور بہنوں کے نام پڑھ کر سنائے جو گذشتہ جلسہ سالانہ کے بعد سے لے کر اس وقت تک وفات پا کر محبوب حقیقی سے جا ملے اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے یا وہاں ان کی یاد میں کتبہ نصب ہوا۔ اور پھر ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی تحریک کی چنانچہ سب حاضر الوقت احباب نے زیر لب ان سب کے لئے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین:

خلاصہ ہائے خطبات جمعہ

مورخہ ۱۵ر ۲۲ اور ۲۹ر دسمبر ۷۸ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو روح پرور خطبات جمعہ ارشاد فرمائے ان کے خلاصے اخبار الفضل کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں جو قارئین بدر کے علمی روحانی استفادہ کی غرض سے ذیل میں دئے جا رہے ہیں جب ان خطبات کا مکمل متن شائع ہو جائے گا تو ہدیۂ قارئین کیا جا سکے گا۔ انشاء اللہ۔

(ایڈیٹر بدر)

(۱)

ربوہ ۱۵ر دسمبر آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اسوۂ حسنہ اور آپؐ کے مقام شفاعت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو آپؐ کے نقش پا پر چلنے کی نصیحت فرمائی حضور نے فرمایا قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے رب کریم کی معرفت رکھنے والے انسان کے لئے اللہ ہی کافی ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دائرۂ استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرے مگر صفات الٰہیہ کا مظہر بننے کے لئے انسان کسی نمونہ کا محتاج ہے یہ نمونہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اسوۂ حسنہ میں ہمیں نظر آتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس پر توکل کرنے کے ساتھ ہی دوسری ضروری چیز ہمارے لئے یہ ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود کو اپنے لئے ہر لحاظ سے کامل اور مکمل اسوۂ حسنہ یقین کریں اور آپؐ کے نقش قدم پر چلنے کی مقدور بھر کوشش کریں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کے پیار کو حاصل کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام شفاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے بڑے ہی حسین پیرایہ میں بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ ایک طرف تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر کے اس کی جملہ صفات کے مظہر اتم بن گئے اور دوسری طرف آپؐ کے دل میں نوع انسان کی ہمدردی اور اس سے پیار کی جو کامل تڑپ موجود تھی اس کے نتیجہ میں آپؐ نے اس کے لئے ہر ایک قسم کی بھلائی اور خیر کی راہیں قیامت تک کے لئے کھول دیں۔ گویا ایک طرف آپ نے اللہ تعالیٰ سے ایک طرف کامل تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں اس کے جملہ فیوض کو حاصل کیا اور دوسری طرف ان فیوض کو نوع انسانی تک پہنچایا اور اس طرح مقام شفاعت پر فائز ہو کر آپؐ نے ایسا کامل اسوۂ حسنہ پیش کیا کہ اب تا قیامت کوئی ایسا زمانہ نہیں آسکتا جس میں آپؐ کے نقش پا پر چلے بغیر کوئی برکت حاصل ہو سکے

حضور نے فرمایا احباب جماعت احمدیہ کے لئے اب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کے اسوہ اور نمونہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے لئے ہمارا خدا اور پھر ہمارا رسول یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کافی ہیں ہمیں کسی اور کی ضرورت نہیں ہے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ ہر وقت وہ اس فکر میں لگا رہے کہ خدانخواستہ کسی ایسی راہ پر اس کا قدم نہ پڑے جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کا نقش نظر نہ آئے اور وہ ہمیشہ آپؐ کے ہی کامل ترین اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی کوشش میں لگا رہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲)

ربوہ ۲۲ر دسمبر آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں گذشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں مسئلہ شفاعت پر مختصراً مگر نہایت عام فہم انداز میں روشنی ڈالی حضور نے فرمایا ہمارا خدا احد درجہ تقدیس اور عظمت کے مرتبہ کا حامل ہے وہ سب جہانوں کا خالق و مالک ہے اسے دو قسم کی صفات حاصل ہیں (۱) تشبیہی صفات جن کا انسان اپنی استعداد کے مطابق مظہر بن سکتا ہے (۲) تنزیہی صفات جن کا کوئی انسان مظہر نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے بالمقابل انسان بڑی ظلمت، معصیت اور آلودگی کا حامل ہے اس کا عام طبقہ اس قابل نہیں ہے کہ وہ براہ راست اس کے فیوض کو حاصل کر سکے لہٰذا اس کی رحمت کاملہ نے یہ تقاضا کیا کہ بعض افراد کاملہ جو اپنی فطرت میں خاص فضیلت رکھتے ہوں اس کے اور بندوں کے درمیان واسطہ بنیں اور ان کے نمونہ پر چل کر خدا کا قرب حاصل کریں ایسے افراد کاملہ کو دو حیثیتوں سے فضیلت حاصل ہوتی ہے (۱) وہ ایسی صفات رکھتے ہیں جن سے خدا کے پیار کو زیادہ حاصل کر سکیں (۲) جو فیوض وہ خدا سے حاصل کرتے ہیں انہیں نوع انسانی تک پہنچاتے ہیں ان سے پیار کرتے اور ان سے ہمدردی اور خیر خواہی کا فطری جوش رکھتے ہیں

حضور نے فرمایا یہ منتخب لوگ بھی مختلف مراتب رکھتے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ سب سے بڑھ کر خدا کا پیار حاصل کیا اور سب سے بڑھ کر مخلوقِ خدا کی ہمدردی کا جوش آپؐ میں موجزن ہے اس لئے آپؐ کا مقام اور مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے آپؐ شفیع کامل ہیں یعنی آپؐ نے سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب اور پیار پایا اور پھر سب سے بڑھ کر نوع انسان کو ان فیوض سے متمتع کیا گویا آپؐ کی شفاعت ہمیشہ ہی کامیاب رہی۔ حضور نے بتایا کہ یہ تصور سراسر غلط ہے کہ ہم محض زبانی ایمان کا دعویٰ کر کے آپؐ کی شفاعت حاصل کر سکتے ہیں شفاعت کے لغوی اور اصطلاحی دونوں معنے ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم آپؐ کی شفاعت کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ آپؐ کا نور ہمارے چہروں سے اور ہمارے اعمال سے ظاہر نہ ہو یعنی ہم آپؐ کے اسوۂ حسنہ اور نمونہ کو اختیار کرنے اور آپؐ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں ہمیں ہمیشہ یہ دعا اور کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ ہمارے چہروں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی جھلک نظر آئے اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو آپؐ کی شفاعت سے حاصل کرنے والے ہوں آمین۔

(۳)

ربوہ ۲۹ر دسمبر جلسہ سالانہ پر آنے والے ہزارہا احباب چونکہ نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے ربوہ میں ہی تشریف رکھتے تھے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وسیع و عریض جلسہ گاہ میں ہی پڑھائی نماز کے وقت جلسہ گاہ اور اس سے ملحقہ میدان نمازیوں سے پُر تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں نہایت آسان اور دلنشین پیرایہ میں بتایا کہ آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ عقیدہ کے معاملہ میں جو جامع تعلیم اسلام نے اور قرآن کریم نے پیش فرمائی ہے وہ دنیا کے دیگر تمام مذاہب کے لئے ایک نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

حضور نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق دو حصوں میں منقسم ہے ایک بڑا حصہ وہ ہے کہ خدا اسے جو حکم دیتا ہے وہ بہر حال اس کی تعمیل کرتا ہے۔ دوسرا حصہ جو انسانوں پر مشتمل ہے اسے آزادی دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے تو خدا کے احکام کو مانے اور چاہے تو انکار کر دے۔ اسلام دین فطرت ہے اور انسانی زندگی میں جبر کا تصور انسان کے متعلق اللہ تعالیٰ کے جزا اور سزا کے منصوبہ کے ہی صریحاً خلاف ہے کیونکہ اگر انسان سے بھی جبراً بات منوائی ہوتی تو پھر انسان کو جزا دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور انسان اور حیوانات میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا قرآن مجید بتاتا ہے کہ ہر شخص کو دائرہ اسلام میں داخل ہونے یا اس دائرہ سے نکلنے کا پورا اختیار دیا گیا ہے ہر فرد خدا کے سامنے خود جوابدہ ہے کسی کو مجبور کر کے نہ اسلام میں لایا جا سکتا ہے اور نہ اسلام سے خارج کیا جا سکتا ہے تاریخ اسلام میں اگر کسی مرتد کو قتل کرنے کا ذکر آتا ہے تو در اصل وہ ایسا شخص ہے جو ارتداد کے علاوہ قتل اور مسلح بغاوت کا بھی مرتکب ہوا تھا اور قتل اور مسلح بغاوت کی سزا میں اسے قتل کیا گیا جہاں تک جماعت احمدیہ کے عقیدہ کا تعلق ہے وہ ایمان رکھتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد یا فعل قرآن کریم کے خلاف نہیں ہو سکتا نہ ایسا ہو سکتا ہے جو قرآن کریم میں کمی یا زیادتی کرے اور ہم یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ آزادیٔ ضمیر کی قرآنی تعلیم کے خلاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کر سکتے تھے دنیا جانتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے توحید خالص پر قائم ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ کو صفاتِ باری تعالیٰ کا مظہر اتم یقین کرتے ہیں ہمیں ہمیشہ دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا حصار ہمیشہ ہمیں حاصل رہے اور ہم اس کے پیار کو حاصل کرنے والے بنیں۔ آمین۔

اخبار قادیان

— ہفتہ زیر اشاعت میں مندرجہ ذیل احباب جلسہ سالانہ ربوہ سے فراغت کے بعد زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ مکرم آئی کے محمد صاحب مکرم ادریس بنگلور صاحب اور مکرم ہارون جالو صاحب آف سیرالیون ۲۹/۱۲ کو تشریف لائے اور ۳۰/۱۲ کو واپس تشریف لے گئے۔ مکرم مرزا بشارت منیر صاحب مع اہل و عیال اپنی کار لے کر مورخہ ۱/۱ کی صبح تشریف لائے اور قریباً تین گھنٹے قیام کے بعد اسی روز گیارہ بجے واپس تشریف لے گئے۔ مکرم ناصر احمد صاحب سعد کیا آف ماریشس مع اہل و عیال مورخہ ۲/۱ کو تشریف لائے اور ۴/۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب برادر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے لیبیا سے مورخہ ۱/۱ کو تشریف لائے۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب آف ہانگ کانگ مورخہ ۱/۱ کو تشریف لائے اسی طرح مکرم عبد الرشید صاحب طارق انگلینڈ سے اپنی دختر اور ہمشیرہ کے ساتھ مورخہ ۱/۱ کو تشریف لائے احباب مذکورہ تمام احباب کی جملہ خواہشات کے پورا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

★ — مورخہ ۲/۱ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بچی کا نام "طاہرہ بنت المہدی" تجویز فرمایا ہے احباب زچہ بچہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

پہلی قسط

توحید الٰہی اور اس کے فوائد و برکات

از مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

"اَلَا اِنَّ لِلّٰہِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ"

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں
تو وحیدی و بے نظیر و قدیم
منزہ ز ہر تشبیہ و تسہیم
کس نظیر تو نیست در دو جہاں
ہر دو عالم تو ئی خدائے یگاں

ترجمہ اشعار:- (۱) تو اکیلا۔ بے مثل اور ازلی ہے اور ہر ساجھی اور شریک سے پاک ہے۔
(۲) دونوں جہان میں تیرا کوئی نظیر نہیں دونوں عالم میں تو ہی اکیلا خدا ہے۔

توحید کی تعریف

یہ عربی لفظ ہے جسکے معنے کسی کو واحد یعنی ایک اور وحید یعنی یگانہ اور یکتا اور احد یعنی اکیلا سمجھنا ہے اسلامی اصطلاح میں یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے یعنی ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ کی پاک اور بے مثل ہستی کو اس کی ذات اور اس کی صفات اور اس کے افعال اور اس کی ہر شانِ الوہیت اور ہر مرتبہ احدیت میں واحد لاشریک مانا جائے اور اس رنگ میں یہ تعلیم انسان کے اعمال میں اور رگ و پے میں داخل ہو جائے کہ ایسے انسان کو خدا تعالیٰ سے کامل اتحاد اور وصال حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے سوائے انسان کی نگاہ اور کسی وجود پر نہ پڑے اور اس کی حقیقت انسان میں اسی وقت متحقق ہوتی ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کو مان کر اس کی وحدانیت کو قبول کر کے پھر اس کامل اور محسن خدا کی اطاعت اور رضا جوئی میں مشغول ہو جائے اور اسی کی محبت میں کھو یا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں فرمایا ہے:-

التوحید رأس الطاعات

یعنی الٰہیات اور علوم روحانی کا سرچشمہ توحید ہی ہے نیز فرمایا:-

اسعد الناس بشفاعتی مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(بخاری)

یعنی میری شفاعت اور سفارش سے فائدہ اٹھانے والے وہی خوش نصیب ہو سکتے ہیں جو توحید کے قائل ہیں اور شرک کرنے والے نہیں اور آپکے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:- التوحید احبّ الاشیاء عند ربنا کہ ہمارے رب کی سب سے پسندیدہ چیز اس کی توحید ہے

دعویٰ توحید

قرآن مجید کامل کتاب ہے جس پر تمام کتابوں کا خاتمہ ہے اس میں توحید کو کامل انداز سے پیش کیا گیا ہے۔ اس میں توحید کا دعویٰ بھی موجود ہے اور اس کے دلائل بھی ہیں چنانچہ اس میں توحید کا دعویٰ اس کے اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:-

(۱) اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
(۲) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
(۴) ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا
(۵) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ
(۶) لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
(۷) لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَ فِي الْاٰخِرَةِ۔

یعنی اللہ جو تمہارا الٰہ ہے وہ ایک اور صرف ایک ہی ہے (۲) اللہ وہ ہے جو بے مثل اور بے نظیر ہستی ہے جس کے سوا اور کوئی بھی الٰہ نہیں (۳) یعنی تو کہہ دے کہ اللہ ہی وہ ہستی ہے جو اپنی ذات۔ اپنی صفات اپنے افعال اور اپنی شانِ الوہیت کے ہر مرتبہ میں احد اور احدیت کے وصف خاص سے متصف ہے۔ یعنی ہر جہت سے ایک اور بے مثل اور یگانہ ہے (۴) تو میرا اور اس شخص کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دے جسے میں نے اکیلے پیدا کیا۔ یعنی صفت خلق حقیقی کے لئے میری وحید ذات مختص ہے (۵) خدا وہ ہستی ہے جس کی مثل کوئی شئی نہیں (۶) سب کی سب صفات حسنہ اسی سے مختص ہیں (۷) حمد جو بھی ہو خواہ وہ پہلی تجلی کے مرتبہ میں ہو خواہ پچھلی تجلی کے مرتبہ میں ہو وہ اللہ ہی کی حمید مجید ذات سے مختص ہے۔

دلائل توحید

یوں تو سارا قرآن مجید۔ دلائل توحید کا ناپیدا کنار سمندر ہے لیکن اس موقعہ پر رعایت وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے نمونہ مشتے از خروارے چند دلائل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

پہلی دلیل

قرآن کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا حکم جو ساری شریعت کا نقطہ مرکزی ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(البقرہ ۲۴ آیت ۱)

ترجمہ اے لوگو! اپنے (اس) رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں (بھی) اور انہیں (بھی) جو تم سے پہلے گزرے ہیں پیدا کیا ہے تاکہ تم (ہر قسم کی آفات سے) بچو

اس آیت میں قرآن مجید نے جو سب سے پہلا اور سب سے بڑا حکم دیا وہ توحید کا ہی حکم دیا اور ایسے لطیف اور مکمل طور پر دیا ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی اوّل تو عبادت کا حکم۔ الناس کو دیا ہے یعنی ساری دنیا مخاطب ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ اسلام شروع سے ہی سب دنیا کو دین توحید پر جمع کرنے کا مدعی ہے پھر عبادت کس کی کرو اس کے لئے رب کا لفظ استعمال کیا ہے جس میں معبودان باطلہ کا رد ہے پھر لوگ دریاؤں۔ پہاڑوں۔ ستاروں کی پرستش الذی خلقکم کہہ کر ان کو خارج کر دیا پھر کچھ لوگ اپنے بزرگوں کی پوجا کرتے ہیں والذین من قبلکم کہہ کر ان کو عبادت سے خارج کر دیا۔ غرض ایسی جامع عبارت بیان کی ہے کہ چند لفظوں میں خالص توحید کی تعلیم دے دی ہے پھر دنیا میں تعلق کے دو ہی ذریعے ہیں محبت یا خوف اور اس میں دونوں ہی شامل ہیں لعلکم تتقون خوف کے معنوں کو سامنے لانے کے لئے ہے اور دوسری تعلق یعنی محبت کو کامل پیرائے میں پیش کیا ہے یعنی حسن و احسان دونوں پیش کر کے اسے رب کہہ کر اس کا حسن پیش کیا ہے یعنی وہ کیسا اعلیٰ درجہ کا صناع ہے کہ ایک چیز کو ادنیٰ حالت میں پیدا کر کے اعلیٰ تک پہنچاتا ہے اور احسان کو بھی کتنے لطیف پیرایہ میں پیش کیا ہے کہ وہ تمہارا بھی محسن ہے اور تمہارے ماں باپ کا بھی اور اعبدوا کے لفظ میں عبادت کے مفہوم یعنی نہایت تذلل کا مضمون ہے۔ یعنی اپنی سب طاقتوں کو انتہائی درجہ پر خرچ کر کے خدا سے محبت کرو یا اس کی عبادت کرو۔ غرض اس چھوٹی سی آیت میں اس قدر توحید کا کامل نقشہ کھینچنا اس کے معجزانہ کلام ہونے کا ثبوت ہے فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ

دوسری دلیل

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

(البقرہ ع ۳۴)

اس آیت میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اپنی ذات میں ہمیشہ زندہ رہنے والا اور دوسروں کو بھی زندہ رکھنے والا ہے لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اسے نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ گویا اس کے کاموں میں کبھی کوئی وقفہ نہیں پڑا لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کون ہے جو بغیر اس کے اذن کے اس کے حضور کسی کی شفاعت کر سکے۔ بے شک خدا تعالیٰ نے دعائیں قبول کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ مگر کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ وہ اپنے زور سے خدا تعالیٰ سے کوئی بات منوا نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ نے دعائیں قبول کرنے کا سلسلہ جاری

رکھا ہوا ہے مگر کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ وہ اپنے زور سے خدا تعالیٰ سے کوئی بات منوا سکتا ہے خدا تعالیٰ خود کسی کی شفاعت کے متعلق اجازت دے تو انسان کچھ مانگ سکتا ہے ورنہ نہیں یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم وہ جانتا ہے جو ہو چکا اور جو آئندہ ہو گا گویا توحید کے لئے علم کامل کا ہونا ضروری ہے کیونکہ علم کامل کے بغیر تصرف کامل نہیں ہو سکتا پس خدا تعالیٰ کے متعلق علم کامل کا ماننا لازمی ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اور دنیا میں کوئی انسان خدا تعالیٰ کے دئے ہوئے علم کے بغیر کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ پس ہمیشہ یہ سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ اسے حاصل ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ہی حاصل ہوتا ہے پھر فرماتا ہے وسع کرسیہ السموات والارض اس کی کرسی ساری زمین اور آسمان پر چھائی ہوئی ہے یعنی ہر ذرہ جو حرکت کرتا ہے خدا تعالیٰ کے تصرف کے ماتحت ہے ولا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم مگر باوجود اس بات کے کہ دنیا کے ذرہ ذرہ سے اس کی قدرت ظاہر ہو رہی ہے وہ اتنا بلند ہے کہ کوئی انسان اس کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ العظیم بھی ہے یعنی اپنی قدرتوں کے ظہور سے اتنا روشن ہے کہ ہر شخص جو کوشش کرے اسے پا سکتا ہے اور اس کا وصال حاصل کر سکتا ہے غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو بتایا کہ توحید کامل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کامل اتحاد و وصال حاصل ہو جائے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کو پا لے تو اس وقت یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی پیدائش کے مقصد کو پا لیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۵۰۸ و صفحہ ۵۰۹)

تیسری دلیل

الحمد للہ رب العالمین ۝ الرحمٰن الرحیم ۝ مالک یوم الدین ۝ ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی جو کچھ حمد العالمین کے وجود میں پائی جاتی ہے وہ ظاہری ہو یا باطنی اللہ ہی کے لئے ہے اس لئے کہ وہ رب العالمین رحمٰن ہے رحیم ہے مالک یوم الدین ہے۔ اور ایاک نعبد و ایاک نستعین میں وہی اس خطاب کا مستحق ہے اس آیت میں الحمد میں دعویٰ توحید ہے اور اس کا ثبوت بعد کی صفات میں پیش کیا گیا ہے اور عالمین کے وجود کو اپنی ہستی اور توحید کی علامت قرار دیا ہے عالمین کا لفظ عالم کی جمع ہے خاتم کے وزن پر اسم آلہ سماعی ہے جس کے معنی لغت کی رو سے ما یعلم بہ کے ہیں یعنی وہ چیز جس کے ذریعہ کسی چیز کا علم حاصل ہو یا ایسی چیز جو کسی چیز کی شناخت کے لئے بطور علامت کے پائی جائے اور عالم کا نام عالم اسی وجہ تسمیہ کی بناء پر ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید کا علم حاصل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی شناخت کے لئے بطور آلہ اور علامت کے ہے العالمین کا وجود ظاہر اور آنکھوں کے سامنے ہے اور خدا تعالیٰ کا وجود انسانی آنکھوں سے اوجھل بلکہ سب ہستیوں سے بھی غیب الغیب اور وراء الوریٰ ہے اور غیب الغیب اور مخفی در مخفی کا علم آثار اور علامات سے ہی ہو سکتا ہے۔

جیسے روح ایک پوشیدہ ہستی ہے اور نظر نہیں آتی لیکن اس کا پتہ اس کی صفات اس کے آثار اور اثرات سے لگایا جا سکتا ہے اور جسم کا وجود جو ظاہر ہے روح اپنی ہستی کا ثبوت جسم کے ذریعہ پیش کرتی رہتی ہے اسی طرح العالمین کے وجود کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں کیا خوب بیان فرمایا ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

جس طرح انسان خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے العالمین بھی اس کی مخلوق ہے۔ اور دونوں ہی خدا تعالیٰ کے عباد کے زمرہ میں داخل ہے اور جو بھی اس زمرہ میں داخل ہے وہ اس کے فیوض کا محتاج ہے۔ اور اس ہستی کے وجود سے الگ ہو کر ان کا وجود باقی نہیں رہتا اور ایاک نعبد کی دعا میں جو اظہار ہے اس کی رو سے اور ایاک نستعین کی رو سے اپنے بقاء کے لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی امداد کے طالب ہیں خواہ یہ اظہار طلب بزبان حال ہو یا بزبان قال ہو غرض العالمین کے وجود میں ان صفات کی جلوہ گری سے ثابت ہے کہ تمام محامد سے متحقق اور تمام محامد کا مرجع صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے وھو المقصود

چوتھی دلیل

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

قرآن مجید کے آغاز میں سورۃ فاتحہ میں توحید بیان کی گئی ہے پھر خلاصہ کے طور پر یہ مضمون تین آخری سورتوں میں بھی بیان ہوا ہے اور سورہ اخلاص میں بھی فی ذاتہٖ قرآن مجید کے مضامین کا نقطہ مرکزی یعنی توحید کو ثابت کیا گیا ہے اور اس کی صفات اور شان کو بیان کیا گیا ہے اور ان معنوں میں سورۃ اخلاص بھی قرآن کا مکمل خلاصہ ہے چنانچہ قل ھو اللہ احد میں تین امور کو پیش کیا گیا ہے (۱) خدا تعالیٰ کی ذات کہ وہ موجود ہے (۲) خدا تعالیٰ کی ذات میں منفرد ہونے کو یعنی یہ کہ وہ اکیلا ہے اور یہ کہ دو یا تین خدا نہیں (۳) خدا تعالیٰ کے واحد فی الصفات ہونے کو یعنی یہ کہ اس کی صفات میں کوئی اس کی ہمسری نہیں کر سکتا یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ ہر رنگ میں اور ہر طرح اپنے وجود میں ایک ہی ہے نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے اور نہ آخری سرا نہ کسی کے مشابہ ہے اور نہ کوئی اس کے مشابہ احد کا لفظ اپنے اندر ایک عجیب خصوصیت رکھتا ہے وہ یہ کہ اس میں کسی رنگ میں دوئی کا خیال نہیں پایا جاتا باقی سب ہندسوں میں دوئی کا خیال پایا جاتا ہے حتیٰ کہ واحد میں بھی اور اول میں بھی دوئی پائی جاتی ہے واحد کے معنے پہلا یعنی دوسرے کی نسبت سے پہلا اور نسبت دوئی کو طلب کرتی ہے کیونکہ اس وقت تک کسی چیز کی نسبت نہیں قائم کی جا سکتی جب تک دوئی نہ ہو۔ ہم نہیں کہہ سکتے دایاں جب تک بایاں نہ ہو، ہم نہیں کہہ سکتے یہ شمال ہے جب تک جنوب نہ ہو اسی طرح لفظ واحد دلالت کرتا ہے کہ دوسرے ہوں مگر احد کے معنے ایک ہیں اور ایک دوسرے کی نفی کر دیتا ہے مگر درحقیقت ایک کے لفظ سے احدیت کا صحیح مفہوم ادا نہیں ہوتا لیکن اردو میں اس کا صحیح قائم مقام کوئی لفظ نہیں ہے کیونکہ احد کے معنے اس ذات کے ہیں جس کا تصور کریں تو دوسری کسی ذات کا خیال بھی ذہن میں نہ آسکے پس احد وہ صفت ہے جو سب خلق سے منزہ ہو ایک سے بہتر لفظ اکیلا ہے جس سے دوئی کا مفہوم نہیں نکلتا کیونکہ اکیلا اکیلا ہی رہتا ہے دو کیلا تین کیلا کوئی لفظ نہیں ہے لفظ اکیلا احد کے مفہوم کو زیادہ واضح کرتا ہے اور دراصل اللہ تعالیٰ کی اصل شان احدیت ہی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ مخلوق سے تعلق کے لئے نیچے اترتا ہے تو اس کی صفات محدود ہو جاتی ہیں جیسے مثلاً سورج جو اصل جسامت کے لحاظ سے آٹھ لاکھ میل ہے لیکن انسانی آنکھوں کے مقابلہ میں چھوٹا سا رہ جاتا ہے تو نظر آتا ہے اگر اسے انسانی آنکھ اس کی پوری جسامت میں دیکھنا چاہے تو نہیں دیکھ سکتی اسی طرح خدا تعالیٰ جو احد کی شان رکھتا ہے جب تنزل میں ظاہر ہوتا ہے تو ایسا کہ ہم اسے دیکھ سکیں مگر خدا تعالیٰ کی وہ جلوہ گری کامل نہیں ہوتی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے دو قسم کا رب ہے ایک رب الاحدیت اور ایک رب المخلوق۔ نشان اول کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کر سکتا مگر دوسری شان محدود ہے اس محدود وحدانیت کو جو بندوں سے تعلق رکھتی ہے ہر عقل والا دیکھ سکتا ہے ان دو کیفیتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں جھگڑے چلے آتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نظر نہیں آتا اور بعض نے کہا ہے خدا نظر آتا ہے حالانکہ دراصل کوئی جھگڑا نہیں جنہوں نے کہا ہے کہ نظر آتا ہے انہوں نے اس شان کے لحاظ سے جو بندوں سے تعلق رکھتی ہے جنہوں نے کہا ہے نظر نہیں آتا۔ غرضیکہ اس مختصر سورت میں جہاں خدا تعالیٰ نے اپنی ہستی کا ثبوت دیا ہے وہاں شرک کا بھی کلیۃً استیصال کر دیا ہے قل ھو اللہ احد کہہ کر ان لوگوں کی تردید کر دی ہے جو ایک سے زیادہ خدا قرار دیتے ہیں یا اس کی بیٹیاں بیٹے تجویز کرتے ہیں یا بتوں کو پوجتے ہیں اس کے بعد اللہ الصمد اور پھر لم یکن لہ کفوا احد کہہ کر بتایا کہ اس کی صفات میں جو لوگ شرک کرتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ کتنا بڑا بھی کوئی انسان ہو وہ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے پھر لم یلد کا لفظ ہے جو ابدیت پر دلالت کرتا اور لم یولد ازلیت پر دلالت کرتا ہے غرض اس سورۃ میں جسے قرآن مجید کے آخر میں رکھا گیا ہے اس میں دہریت اور عیسائیت کے فتنوں کا رد ہے اور خدا تعالیٰ کی احدیت کو ثابت کرنے کیلئے اور تمام قوموں کو ایک نقطہ مرکزی پر جمع کرنے کیلئے نازل کی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اللہ تعالیٰ کے مختلف نام بولے جاتے رہتے ہیں کوئی اسے گاڈ کہتا ہے کوئی پرمیشور۔ کوئی یزداں۔ کوئی الوہیم اور لوگ نادانی سے سمجھتے تھے کہ فلاں ہندوؤں کا خدا۔ فلاں زرتشتیوں کا خدا فلاں یہودیوں کا خدا۔ فلاں عیسائیوں کا خدا ہے۔ بلکہ خود ان قوموں کی کتب میں بھی لکھا ہوا تھا کہ تمہارا خدا جو پرمیشور یا الوہیم ہے تمہیں یوں کہتا ہے گویا پہلے زمانوں میں اللہ تعالیٰ کا وجود قومی ہو کر رہ گیا تھا آخر اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ کے ذریعہ بنی نوع انسان پر اپنا اسم ذات اللہ ظاہر کیا اور دنیا کو بتایا کہ گاڈ اور یزداں وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کے نام ہی کی طرف اشارہ ہیں ورنہ اصل میں ایک ہی خدا ہے قرآن مجید کی کامل توحید سے متاثر ہو کر مشرکین مکہ کی زبان سے نکلا تھا کہ تم لوگوں نے سب قومی خداؤں کو ایک ہی خدا بنا دیا وہ اس پر تعجب کا اظہار کرتے اور کہتے اجعل الالھۃ الھا واحدا ان ھذا لشیء عجاب (ص ۲۳: ب) حضرت مسیح موعود نے فرمایا

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا! (باقی)

رعیہ (ضلع امرتسر) کے سروَ دھرم سمیلن میں احمدی نمائندگان کی شرکت

گورو گوبند سنگھ اسٹڈی سرکل جس کا ہیڈ کوارٹر لدھیانہ میں ہے۔ کے منتظمین کی طرف سے کالجوں کے طالب علموں میں مذہبی رجحان پیدا کرنے کی غرض سے ایک تنظیم کی تشکیل کی گئی ہے۔ جس کا واحد مقصد انسان کو انسان کے نزدیک لانا اور جملہ مذاہب کے پیروکاروں میں پیار، محبت اور اتحاد کے جذبات پیدا کرنا ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر بمقام رعیہ ضلع امرتسر میں اس تنظیم کے منتظمین کی طرف سے ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس جلسہ میں تقریروں کا عنوان

"مانس کی جات سبھے ایکے پہچانبو"

یعنی جملہ انسانوں سے بلا تمیز مذہب و ملت انسان سمجھ کر پیار کرو۔ رکھا گیا تھا۔ اس جلسہ میں احمدی نمائندگان کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔

چنانچہ اس سیمینار میں شمولیت کے لئے قادیان سے ایک وفد بر مشتمل مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب۔ مکرم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور خاکسار گیانی عبد اللطیف مورخہ ۱۰ر دسمبر صبح ۸ بجے بذریعہ کار روانہ ہوا۔ رعیہ پہنچنے پر سیمینار کے منتظمین کی طرف سے وفد کا پُر تپاک استقبال کیا گیا۔

جلسہ کا تقریری پروگرام ٹھیک ۱۰ بجے شروع ہوا۔ جس کا اوگھاٹن مکرم ڈاکٹر امریک سنگھ صاحب وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لدھیانہ نے فرمایا۔ اور آپ نے اس جلسہ کا مقصد اور مذہب کی بنیادی فلاسفی پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں ڈاکٹر پروفیسر وشوا ناتھ صاحب تیواڑی۔ مکرم سردار ہرچرن سنگھ صاحب ٹوہرہ پردھان شرومنی پربندھک کمیٹی امرتسر اور مسٹر میکمولن صاحب ڈائریکٹر سکھ اسٹڈی بیرنگ کالج بٹالہ نے اس موضوع پر اپنے اپنے مذاہب کی تعلیمات کی رو سے روشنی ڈالی۔

بعدہٗ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اپنی تقریر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بتایا کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کو رب العالمین کی صورت میں پیش کیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی کا تعلق جملہ عالموں سے ہے وہ ان سب کا خالق و مالک ہے۔ اسی ربوبیت کی صفت کے تحت اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ اس نے ہر ملک اور ہر قوم میں روحانی ریفارمر مبعوث فرمائے ہیں۔ ان سب کا احترام کرنا بھی ایک مسلمان کی مذہبی شان ہے۔ اگر وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آپ کے احسانوں کو یاد کر کے اپنے سر کو جھکانا فخر سمجھتا ہے تو قرآنی ہدایت کے مطابق شری کرشن جی مہاراج۔ شری رام چندر جی مہاراج۔ حضرت بدھ جی کو بھی اپنے اپنے زمانہ کے روحانی ریفارمر تسلیم کر کے ان کے احترام کو اپنے دل میں جگہ دینے میں خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی بے مثال تعلیم کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم نے لا اکراہ فی الدین کے سنہری اصول کو پیش فرمایا کہ مذہبی سچائیوں کو حکمت عملی۔ سمجھ بوجھ۔ دانائی۔ اور پیار محبت سے پیش کرو۔ طاقت کے بل بوتے اور زبردستی مذہبی سچائیوں کو منوانے سے منع فرمایا اور مذہبی آزادی کا اعلان فرمایا۔ اسی طرح یہ کہ ہر مذہب و ملت کے دھارک استھانوں (مذہبی عبادت گاہوں) کی حفاظت کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہے۔ اگر مسلمان ہر مذہب کے لوگوں کی مذہبی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گے تو ان انسانوں سے وہ پیار اور محبت کا برتاؤ کیوں نہ کریں گے جو ان عبادت گاہوں میں عبادت کرنے کے مستحق ہیں۔

اسی طرح قرآن پاک نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ مختلف قبائل اور قومیں ان کی بناوٹ تو صرف ایک دوسرے کی جان پہچان کے لئے ہیں یہ کوئی بڑائی کی علامت نہیں ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبیلہ۔ قوم۔ ذات پات یا اصل نسل کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے کوئی انسان قابل احترام اور معزز نہیں ہو سکتا۔ مکرم و معزز تو وہی ہے جو تقویٰ شعار ہے اور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کے بندوں سے ویسا ہی پیار کرتا ہے۔ جیسا کہ اس کا پیارا اور محبوب اللہ اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔ پس اسلام دھرم میں اونچ نیچ۔ ذات پات کی وجہ سے معزز و مکرم بننے کی کوئی گنجائش نہیں۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا پاکیزہ اسوہ حسنہ اور نمونہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ آپ نے کس طرح اپنے جانی دشمنوں تک کو بھی معاف کر دیا اور ان کی کسی قسم کی سرزنش نہ کی۔ محترم مولوی صاحب کی تقریر بڑے شوق سے سُنی گئی۔

جلسہ ختم ہونے کے بعد بھاری تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور بعض دوستوں سے تبادلہ خیالات کا بھی ہمارے وفد کے دوستوں کو موقعہ میسر آیا۔

اس سیمینار کے منتظمین کی طرف سے کھانے کا بھی انتظام کیا ہوا تھا چنانچہ جلسہ ختم ہونے پر ۴۴

۴۴ آنے والے مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور بعد میں وفد کے [illegible] ۔ اور یہ وفد شام کے ۶ بجے بخیر و عافیت واپس آگیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور انکے بہتر نتائج پیدا فرماوے۔ آمین

خاکسار۔ گیانی عبد اللطیف۔ درویش قادیان۔

انگریزی روزنامہ ٹریبیون چنڈی گڑھ میں جماعت احمدیہ اور جلسہ سالانہ کا تذکرہ

ترجمہ:۔ از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان

سردار دلبیر سنگھ صاحب نمائندہ ٹریبیون امرتسر کی طرف سے اس روزنامہ کی ۱۷ر دسمبر کی اشاعت میں ذیل کا نوٹ شائع ہوا جس کا ترجمہ خلاصۃً پیش ہے۔

قادیان کے قریبًا ڈیڑھ صد احمدی مسلم خاندان ۱۸ر تا ۲۰ر دسمبر میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی تیاری میں مصروف ہیں۔ جس میں دس ہزار افراد کی اندرون و بیرون ملک سے شرکت کی توقع ہے۔ یہ قصبہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کا مولد ہے جو ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ اور آپ نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ آپ کا مکان، مسجد جس میں آپ عبادت فرماتے تھے اور منارہ اس جماعت کے لئے مقدس مقامات ہیں۔ یہاں بہشتی مقبرہ نیک لوگوں کے لئے حضرت بانیٔ جماعت کی طرف سے قائم کیا گیا تھا جس میں انیس صد قبریں اور کتبہ جات ہیں۔ کتبہ جات ان احباب کے ہیں جن کی نعشیں یہاں نہیں لائی جا سکیں۔ خلیفہ اوّل حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ حضرت بانیٔ جماعت (علیہ السلام) کے پہلو میں مدفون ہیں۔ ان قبور کی زیارت بھی احباب کے لئے باعثِ کشش ہے۔

تقسیم ملک کے وقت جماعت (یعنی خلیفۂ وقت کے قیام) کا صدر مقام (مجبوری حالات) پاکستان کے مقام ربوہ میں منتقل ہوا۔ خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین (محمود احمد) صاحبؓ اور خلیفہ سوم حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ) حضرت بانیٔ جماعت کے (علی الترتیب) فرزند اور پوتے ہیں۔ جناب مرزا وسیم احمد صاحب بھی پوتے ہیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پریذیڈنٹ ہیں اور یہاں کے مقامات مقدسہ کے مہتمم ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق یہاں کا بجٹ اٹھتیس لاکھ روپیہ اور پاکستان میں جماعت کا بجٹ قریبًا تین کروڑ روپیہ ہے۔ اور یہ رقم جماعت احمدیہ کے ایک کروڑ افراد کی طرف سے مہیا ہوتی ہے۔ احباب جماعت جو مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ اپنی آمد کا سولھواں یا دسواں حصہ (جماعتی اغراض کے لئے) پیش کریں۔ حکومت اس آمد کی آڈٹ کر سکتی ہے۔

حضرت بانیٔ جماعت (علیہ السلام) نے تحریر کیا ہے کہ تیس سال سے مکالمۂ الٰہیہ سے میں مشرف ہوا ہوں۔ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں نشانات ظاہر کئے ہیں جن کا مشاہدہ ہزاروں انسانوں نے کیا ہے اور جو کتب و اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔

اپنے تجارب کے متعلق آپ نے فرمایا کہ تیس سال سے مجھے مکالمۂ الٰہیہ کی نعمت میسر ہے۔ اور اس نے میرے ذریعہ سینکڑوں نشانات ظاہر کئے ہیں۔ جن کو ہزاروں لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے اور جو کتابوں اور اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کی طرف سے لڑکوں اور لڑکیوں کے دو ہائی سکول اور ہفت روزہ اخبار بدر جاری ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو عربی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور اپنے سلسلہ کے لئے مبلغ تیار کرتے ہیں۔ ان کی طرف سے لٹریچر بھی شائع کیا جاتا ہے۔ ان کے لئے یہ بات باعثِ فخر ہے کہ ان میں گریجویٹ بھی ہیں اور ان کے بعض افراد انڈین آرمی اور نیوی میں بھرتی ہو چکے ہیں لیکن ان کا اہم کام مقاماتِ مقدسہ کا اہتمام ہے۔ ان کی جماعت کا علیحدہ وجود قائم ہے۔ ان کا اعتقاد ہے کہ حکومت کے قانون کے خلاف کچھ نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کو اپنے نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت میں کامل یقین ہے کہ وہ مُرسل من اللہ تھے۔ جماعت احمدیہ کا نظریہ یہ ہے کہ دولت امیر و غریب کی مشترکہ چیز ہے۔ وہ سونا چاندی وغیرہ کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کے مخالف ہیں۔

احمدی بیان کرتے ہیں کہ زارِ روس کے زوال اور اس کے خاندان کی تذلیل، جنگ عظیم اور کوریا اور جاپان کے مابین (جنگجویانہ) حال اور قادیان سے جماعت کی ہجرت کے بارے میں حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کی پیشگوئیاں صحیح ثابت ہوئیں۔

اپنے جلسہ سالانہ کے مضامین بانیٔ جماعت احمدیہ (علیہ السلام) اور آپ کی زندگی اور آپ کے اخلاق کے بارے میں ہوں گے۔ پنجاب کے موجودہ سماجی ڈھانچہ میں یہ قلیل التعداد جماعت احمدیہ اپنی دُنیا میں رہ رہی ہے۔

منقولات

اسلامی نظام درحقیقت اُسی وقت قائم ہو سکتا ہے جبکہ

اربابِ حکومت اور عوام دونوں عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے پکّے اور سچّے مسلمان ہوں

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کے قیام کے متوقع اعلان کے ضمن میں دہلی سے شائع ہونے والے ماہنامہ بُرہان میں ایک دلچسپ نوٹ "نظرات" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جو قارئینِ بدر کے استفادہ کے لئے ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

خبرگرم ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کے قیام کا اعلان ہونے والا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے اور حکومت اس اقدام پر مبارکباد کی مستحق ہے، لیکن ہماری یہ مبارکباد شرحِ صدر اور اطمینانِ قلب کے ساتھ نہیں بلکہ تشویش اور اضطراب اور دل کی دھڑکن کے ساتھ ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تاریخ کا طویل اور عالمگیر تجربہ بتاتا ہے کہ جو نظامِ حکومت کسی آئیڈیالوجی پر قائم ہو اور ملک کے عوام و خواص صدقِ دل سے اس آئیڈیالوجی کے نہ قائل ہوں اور نہ وہ ان کی سرشت میں پیوست ہو تو وہاں نتائج بجائے فائدہ کے نقصان ہی ہوتا ہے، اربابِ غرض اس آئیڈیالوجی کو اپنی مقصد برآری کا ذریعہ بنا لیتے اور ملک میں فتنہ فساد پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ دیکھ لیجئے جن ایشیائی ملکوں میں جمہوری نظامِ حکومت قائم ہے اور لوگوں کا مزاج اور اندازِ فکر جمہوری نہیں ہے وہاں اسی جمہوریت کے نام پر کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ اور بعض ملکوں میں تو عالم یہ ہے کہ لوگ جمہوریت، سیکولرزم اور سوشلزم کے دلفریب نعروں اور خوش آیند عنوانوں سے بیزار، اور ڈکٹیٹرشپ کے حامی اور طرفدار ہوتے نظر آنے لگے ہیں۔

دُور کیوں جائیے، خود تاریخِ اسلام کو دیکھئے، پوری تاریخ میں جہاں جہاں مسلمانوں کی حکومتیں قائم ہوئی ہیں باستثنائے معدودے چند سب کا دعویٰ یہی رہا ہے کہ حکومت کا دستور و آئین اسلام ہے، چنانچہ مقدمات کے فیصلے شریعت اسلامی کے مطابق ہوتے تھے اور مسلمانوں کے عام سماجی اور معاشرتی معاملات و مسائل کا انصرام بھی مسلم پرسنل لا کی روشنی میں ہوتا، یہاں تک کہ حکومت کا نام بھی خلافت ہوتا تھا لیکن بایں ہمہ کیا تاریخ اسلام کا کوئی مبصر کہہ سکتا ہے کہ ابتدائی دور کو مستثنیٰ کر کے کہیں بھی اسلامی نظامِ زندگی اپنی اصلی اور حقیقی صورت و شکل میں قائم رہا ہے، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان مسلمان حکومتوں نے اپنے اپنے عہد میں عظیم الشان علمی و ادبی، فنی، مذہبی اور تہذیبی و تمدنی کارنامے انجام دیئے جو آج مسلمانوں کے لئے سرمایۂ افتخار و نازش ہیں لیکن اگر ان حکومتوں کا نظام اور دستور و آئین واقعی اسلام ہوتا تو آج اسلام کی اور ساتھ ہی دنیا کی تاریخ ہی دوسری ہوتی۔

اسلامی نظام درحقیقت اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب کہ اربابِ حکومت و اقتدار اور عوام دونوں عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے پکے اور سچّے مسلمان ہوں۔ اس حالت میں اگر اسلامی نظام کا اعلان نہ بھی کیا جائے تب بھی حکومت اسلامی ہوگی کیونکہ مسلمان پارلیمنٹ میں ہوں یا حکومت کی کرسی پر، کاروبار میں ہو یا دفتر میں، بہرحال اس کے فکر کا انداز اسلامی ہوگا۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو زبان سے لاکھ دعوے کیجئے، محض اعلان کر دینے سے اسلامی نظام قائم نہیں ہو جاتا، اسلامی نظام سچ مچ اسوقت قائم ہو سکتا ہے جب مسلمانوں کے دل سوز و گداز سے معمور اور نظر پاک ہو ورنہ حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے خلاف جنھوں نے علمِ بغاوت بلند کیا اور خوارج جنھوں نے حضرت علیؓ کے خلاف خروج کیا، یہ سب بھی قرآن و سنت پر عامل اور ورع و تقوےٰ کے پابند ہونے کے مدعی تھے۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ ان ظالموں نے اسلام کے سینہ میں جو خنجر بھونکا ہے آج تک اس کا زخم مندمل نہیں ہوا۔ آج مسلمانوں میں ایک دو نہیں دسیوں فرقے ہیں اور ہر فرقہ یہ سمجھتا ہے کہ اسلام کو جسطرح اس نے سمجھا ہے وہی حق اور درست ہے اور دوسرے فرقے گمراہ اور غلطی پر ہیں، پس جسطرح آج ہر پارٹی جمہوریت کے نام پر دوسری پارٹی کی حریف ہے، اسی طرح ہر فرقہ دوسرے فرقہ کے خلاف اسلام کے نام پر نبرد آزما ہوگا اور جو جنگ آج تک سیاسی پلیٹ فارم پر ہوتی تھی کل وہ مذہبی پلیٹ فارم پر ہوگی اور پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کے لئے الکشن دیوبندیت، بریلویت، تقلید و عدم تقلید وغیرہ کی بنیادوں پر ہوتے گئے، یہ جو مذہبی مناظرے اور مباحثے اب تک مسجد و مدرسہ یا پبلک جلسوں میں ہوتے تھے اب پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کی ایوانوں میں ان کی گونج سنائی دیگی۔ اعاذنا اللہ منہا۔ پس یہ خدشہ اور اندیشہ ہے جس کی وجہ سے ہم مبارکباد تو دیتے ہیں مگر تشویش و اضطراب اور دل کی دھڑکن کے ساتھ۔

اس بنا پر بہتر یہ ہوگا کہ اسلام کی جو واضح اور متفق علیہ تعلیمات ہیں شروع میں ان کو نافذ کیا جائے۔ مثلاً فواحش و منکرات کا انسداد۔ کسب حرام کے ذریعہ پر پابندی اور ان کی سخت نگرانی۔ جن چیزوں کا اخلاق پر بُرا اثر ہوتا ہے ان پر قدغن۔ شعائر اسلامی کا احترام اور ان کی رعایت۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مذہبی تعلیم و تربیت کا خاص انتظام، اسلامی اقدارِ حیات کی موثر تبلیغ و اشاعت کا بندوبست، افسران اور ملازمین کو تاکید کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلامی بنائیں، اربابِ حکومت و اقتدار کو خود اسلامی تعلیمات کا نمونہ بننا چاہیے۔ بغیر اس کا اثر عوام و خواص پر بھی ہوگا، مقصد یہ ہے کہ اسلامی نظام نافذ ہو تو اصولی طور پر ہونا چاہیئے جزئیات جن میں اختلاف ہو سکتا ہے ان سے تعرض نہ کیا جائے۔

(ماہنامہ برہان بابت ماہِ دسمبر ص ۳۲۳ تا ص ۳۲۴)

ایک نیک خاتون کا انتقال

محترم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی کی خوشدامن محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء کو کراچی میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ مکرم ڈاکٹر میر احمد سعید صاحب مرحوم (ابن حضرت مولوی میر محمد سعید صاحبؓ مرحوم صحابی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن) کی اہلیہ تھیں اور عابدہ، صالحہ، پابندِ صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار خاتون تھیں۔ ان کو ایصالِ ثواب کے لئے محترم محمد سلیمان صاحب نے صد سالہ جوبلی فنڈ میں پانچ صد روپیہ کا وعدہ کر کے ایک صد روپیہ ادا کر دیا ہے۔ قادیان میں ان کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ احباب مرحومہ کی مغفرت و رفعِ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ امیر مقامی قادیان۔

تقریبِ نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۱۱/۸ کو عزیز عبدالخالق صاحب احمدی ابن مکرم عبدالباسط صاحب احمدی آف شاہجہانپور کا نکاح عزیزہ جعفری بیگم صاحبہ بنت مکرم حبیب اللہ خانصاحب احمدی آف کانپور کے ساتھ بعوض مبلغ ۲۵۰۰/- دو ہزار پانصد روپے مہر برمقام چمن گنج ہمایوں پارک کانپور خاکسار نے پڑھا۔ اعلان نکاح سے قبل خاکسار نے خطبہ مسنونہ کے بعد حقوق و فرائض زوجین قرآن کریم اور احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال کی روشنی میں بیان کئے۔

برات شاہجہانپور سے ایک بس کے ذریعہ سے جو آمد و رفت کے لئے ریزرو کروائی گئی تھی کانپور پہنچی۔ نکاح کے ساتھ تقریب رخصتانہ بھی اجتماعی دعا کے ساتھ عمل میں آئی۔ ۸ رنبوت (نومبر) کو پُرتکلف دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں سینکڑوں افراد مدعو تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جملہ امور مکرم عبدالواحد صاحب احمدی (جو دلہا میاں کے بڑے بھائی ہیں) کی زیر نگرانی اور جملہ متعلقین کے تعاون سے بخیر و خوبی انجام پائے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس رشتہ کے جانبین کے لئے روحانی اور جسمانی اعتبار سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ اس موقعہ پر مکرم عبدالواحد صاحب نے دس دس روپے شکرانہ فنڈ اور اعانت بدر میں ادا فرمائے اور انہی مدات میں مکرم حبیب اللہ خانصاحب نے پانچ پانچ روپے ادا فرمائے اللہ تعالےٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسار۔ عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب کھوکھر مورخہ ۱۰ر نومبر بروز جمعۃ المبارک مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں، اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ بہت سی صفات کی مالک تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور جماعت کا درد رکھنے والی تھیں۔ دینی مسائل سے کافی واقفیت رکھتی تھیں۔ غیر از جماعت بہت سی مستورات کو قرآن مجید ناظرہ کے علاوہ نماز وغیرہ مسائل سکھانے کی بھی اُنہیں سعادت حاصل رہی۔ ہر روز صبح تلاوتِ قرآن اُن کا خاص مشغلہ تھا۔ مرحومہ اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑ گئی ہیں۔ میں تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر کی توفیق دیوے نیز اُنکے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ خاکسار۔ بشارت احمد بشیر مبلغ پونچھ

حیدرآباد میں سکھ حضرات کی جانب سے احمدی مبلغ کو سروپا پیش کیا گیا

مورخہ ۲۶ نومبر کو سنگھ سبھا حیدرآباد نے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ جس میں علاوہ دُوسرے مقررین کے احمدی مبلغ کو بھی مدعو کیا گیا۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ایک خصوصی وفد روانہ کرنے کا انتظام کیا جس کے امیرِ وفد محترم احمد حسین صاحب تھے۔ آپ کے ہمراہ محترم احمد حسین صاحب ایڈووکیٹ شوراپور محترم بشیر الدین الہٰ دین صاحب۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب راجمندری۔ مکرم رشید الدین صاحب مکرم اعمال الدین صاحب اور خاکسار نے شرکت کی۔ وفد کے پہنچنے پر سِکھ حضرات نے بڑی محبت اور عقیدت سے خوش آمدید کہا۔ ہم اپنے ہمراہ جماعت کا لٹریچر لے گئے تھے وہ بھی تقسیم کرنے کا موقعہ ملا۔ محترم سیکرٹری صاحب سنگھ سبھا نے خاکسار کو اسٹیج پر مدعو کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے خاکسار نے اسلام کی حقانیت اور محبت و پیار کی تعلیم کو گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں سے اِس رنگ میں مزین کیا کہ سِکھ حضرات پر اس کا گہرا اثر ہؤا۔ بعد تقریر محترم صدر صاحب سنگھ سبھا نے خاکسار کی گل پوشی کی اور سروپا پیش کیا (سروپا ایک ریشمی چادر ہوتی ہے جو سِکھ حضرات میں بہت ہی متبرک کپڑا سمجھا جاتا ہے) اور جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیمات کو بے حد سراہا۔ اور فرمایا کہ ہمارے ملک ہندوستان میں ان تعلیمات کو جلد از جلد پھیلانا چاہیئے۔ اس قسم کی تعلیمات سے دِلوں کی نفرت دُور ہوگی۔ اور پیار و محبت کا معاشرہ تیار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ دُنیا کو جلد حضرت امام مہدی علیہ السلام کے امن بخش پیغام کو شناخت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اِس کامیاب تقریر پر ہمارے احمدی دوست محترم سید محمود احمد صاحب مُنیر نے اراکینِ وفد کی مٹھائی سے تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین ۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

اعلانِ نکاح

مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۹ء کو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مسماۃ مبارکہ شاہین بنت مکرم حکمت اللہ صاحب مہاجر قادیان کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا امیر بیگ صاحب مرحوم ساکن گونڈہ یو۔پی کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد مبارک قادیان میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو بابرکت فرمائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

(محمود احمد عارف ناظر بیت المال۔ آمد۔ قادیان۔)

درخواستِ دُعا

مکرم سید ہمام الدین صاحب کیٹکی نے مبلغ تین صد روپے بہ تفصیلِ ذیل جمع کروائے ہیں:۔
شکرانہ فنڈ یکصد روپے۔ مرمت مقاماتِ مقدسہ یکصد روپے۔ درویش فنڈ پچاس روپے۔ اعانتِ بدر پچاس روپے۔ موصوف اپنے بیٹے عزیز منیر احمد صاحب کی ملازمت اور دُوسرے بیٹے عزیز جمیل احمد صاحب کی ملازمت میں ترقی نیز اپنی بیٹی عزیزہ فرخندہ اختر کے میٹرک کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے نیک مقاصد میں انہیں کامیابی عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔ (خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد)

ولادت اور درخواستِ دُعا: اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات خاکسار کے بھائی محترم میر عبد الرحمٰن صاحب یاری پورہ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "عبد العزیز" تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں مبلغ پچاس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ احباب دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ والدین کیلئے قرۃ العین اور خاندان کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

خاکسار: میر عبد الحمید قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ

احبابِ جماعت کی ذمہ داریاں ـــــ بقیہ اداریہ صفحہ ۲

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت فرمان کے بعد تو ساری جماعت کا یہ فرض بن جاتا ہے کہ اگر اس سے پہلے اِس سلسلہ میں کوتاہی برتی گئی ہو تو اُس سُستی کو اَب دُور کر دیا جائے اور حضرت مسیح موعُود علیہ السلام کی کُتب کا بار بار مطالعہ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِس بارے میں فرماتے ہیں کہ

"جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اُس میں ایک قِسم کا کِبر پایا جاتا ہے"

(سیرۃ المہدی صفحہ ۳۶۵ حصہ سوم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جو خدا کے مامور و مُرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سُنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

(نزول المسیح ص ۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت ارشاداتِ عالیہ کے بعد اِس بات کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ آپؑ کی کُتب کا مطالعہ کرنا کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ اور جو شخص آپ کی کُتب کا مطالعہ نہیں کرتا اُس میں کس رنگ کا کِبر پایا جاتا ہے۔

پس احبابِ جماعت کا یہ فرض اور ذمہ داری ہے کہ اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں اور جن اُمور کی طرف آپ نے ہم سب کو متوجہ کیا ہے اُس کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے غلبۂ اسلام کی مہم میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

جاوید اقبال اختر

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:۔

ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS -600004.
Phone No. 76360.

آٹو ونگس

ڈنمارک کے ایک عیسائی وفد کی قادیان میں آمد!

مورخہ ۴ جنوری ۱۹۷۹ء کو تقریباً تین بجے بعد دوپہر بیرنگ کرسچین کالج بٹالہ کے پروفیسر میکلیوڈ ڈائریکٹر سکھ اسٹڈیز کی معیت میں سویڈن اور ڈنمارک کے پندرہ عیسائی افراد پر مشتمل ایک تبلیغی وفد قادیان میں پہنچا۔ اس وفد کے لیڈر ڈنمارک کے ایک یونیورسٹی کے تھیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ، مسٹر Mr. JOHANNES AAGAARD تھے جو ہندوستان اور دیگر مختلف ممالک کے مطالعاتی دورہ کرتے ہوئے قادیان میں پہنچے۔ جماعتِ احمدیہ سے آپ کا تعارف قبل ازیں مولانا کمال یوسف صاحب اور محترم سید محمود احمد صاحب مبلغ ڈنمارک کے ذریعہ ہو چکا تھا۔ اور پروفیسر صاحب موصوف نے بتایا کہ مختلف مذاہب پر عنقریب ایک کتاب تصنیف کر رہے ہیں۔ جس میں ایک باب وہ جماعتِ احمدیہ کے متعلق لکھ رہے ہیں۔

یہ وفد تین کاروں کے ذریعہ ہمارے ایریا میں پہنچا جہاں مہمان خانہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی۔ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ نے اس وفد کا استقبال کیا۔ جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے وفد کی درخواست پر جماعتِ احمدیہ کے تاریخی پس منظر کو پیش کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کا تعارف کرایا اور جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد پر روشنی ڈالی۔ وفد کے ممبروں کی طرف سے مختلف سوالات کئے جاتے رہے۔ جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ سوالوں کے جوابات دینے میں محترم ملک صلاح الدین صاحب اور محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بھی بات چیت میں شامل رہے۔ اس کے بعد اراکینِ وفد کو مقاماتِ مقدسہ۔ بہشتی مقبرہ۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک اور دار المسیح کی زیارت کرائی گئی۔ نیز لٹریچر برانچ میں شو روم بھی دکھایا گیا۔ اور حسبِ موقعہ اُن کو لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ وفد کے ممبران نے منارۃ المسیح کے اُوپر جا کر تمام شہر کے مناظر دیکھے۔ مسجد اقصیٰ میں اذان سُنی۔ اور مسجد مبارک میں نمازِ مغرب کی ادائیگی دیکھی۔ اور مختلف مواقع کے فوٹو بھی اُتارے۔ مسجد اقصیٰ کی طرف گلیوں میں سے گزرتے ہوئے پروفیسر صاحب نے کہا کہ یہ گلیاں یروشلم کی گلیوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔ نمازِ مغرب کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا جس کے بعد مہمان خانہ میں ایک مختصر تقریب منعقد ہوئی جس میں وفد کے لیڈر جناب J. AAGAARD نے اپنے قادیان آنے کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا کہ ان کو ڈنمارک کی مسجد میں جانے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ اور وہاں سے ہی اُن کے دل میں قادیان خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور آج جماعت کے ابتدائی مرکز میں آکر اپنی آنکھوں سے یہ مقامات دیکھنے اور بالمشافہ گفتگو کرنے سے اُن کو اور اُن کے وفد کے ممبران کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے اراکین نے جس محبت و تپاک سے اُن کی اچانک آمد پر ان کا خیر مقدم کیا ہے اس کے لئے وہ ان کے شکر گزار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج کی دُنیا میں تشدد اور جبر کی بجائے محبت اور اعلیٰ اخلاق کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد جماعت کی طرف سے محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے وفد کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی تقریر میں بتایا کہ جماعتِ احمدیہ مذہبی رواداری اور عالمگیر امن کی علمبردار ہے۔ اور تمام مذاہب کے پیشوایان کو عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اپنے خیالات کو دلیل۔ محبت و پیار کے ساتھ پھیلانے کے حق میں ہے۔ آپ نے مسئلہ جہاد کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ دُوسرے مسلمانوں کی طرح غلط نظریۂ جہاد کی قائل نہیں بلکہ حقیقی اسلام کی تعلیم کو محبت اور پیار کی فضاء میں پیش کرتی ہے۔

آخر پر محترم مولانا امینی صاحب نے معزز مہمانوں کی قادیان میں آمد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ثبوت قرار دیتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الہاماً یہ وعدہ فرمایا تھا کہ دُور دراز علاقوں سے لوگ یہاں آئیں گے۔ اور احمدیت کی تبلیغ دُنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ گویا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے اطلاع پا کر جو رُوحانی دعوت دی تھی، آپ لوگوں کی یہاں آمد اُس دعوت کے جواب میں ہے۔

اس تقریب کے ختم ہونے پر جملہ مہمانان بفضلہ تعالیٰ عمدہ اثر لے کر ۷ بجے شام واپس کاروں پر بٹالہ کے لئے روانہ ہوئے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(نامہ نگار)

فہرست نمبر ۲۹

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیدارانِ جماعت احمدیہ بھارت کے انتخاب کی ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ کانپور (یو۔پی)

صدر: مکرم محمد مجید صاحب رنیجہ۔
نائب صدر: مکرم محمد لطیف صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ: مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم محمد حنیف خان صاحب۔
نائب سیکرٹری مال: مکرم عبدالستار صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم محمد فرید صاحب سولیجہ
امام الصلوٰۃ: مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی۔

(۲) جماعت احمدیہ گونڈہ (یو۔پی)

صدر جماعت: مکرم شمیم الرب صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم عبدالرب صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ مسکرا (یو۔پی)

صدر و سیکرٹری امور عامہ: مکرم وزیر محمد صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم رفیق احمد صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم نور محمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت و امام الصلوٰۃ: مکرم ابرار احمد صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ: مکرم عبدالستار صاحب
سیکرٹری تبلیغ: مکرم ناصر احمد صاحب۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلصین نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں اُن میں سے اکثر کے وعدے خدا کے فضل سے وصول ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے اور اپنے افضال اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

جن مخلصین کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں اُن کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ یاددہانی کروائی جا رہی ہے۔ ایسے [illegible] اپنے وعدوں کے مطابق رقوم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کے فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے! خوش قسمت ہیں ہمارے وہ مخلص احمدی بھائی اور بہنیں جو [illegible] اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

ناظر بیت المال آمد قادیان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی خدمت میں ضروری گذارش!

مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر ۷۸ء سے شروع ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے تشخیص بجٹ کے فارم بغرض تکمیل دفتر میں موصول ہوئے ہیں۔ لہٰذا قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں یاددہانی کراتے ہوئے گزارش ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں فارم تشخیص بجٹ کی تکمیل کر کے دفتر میں ارسال فرمائیں۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی ماہ بماہ چندہ جات کی وصولی کر کے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ امید ہے کہ قائدین کرام فوری اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان